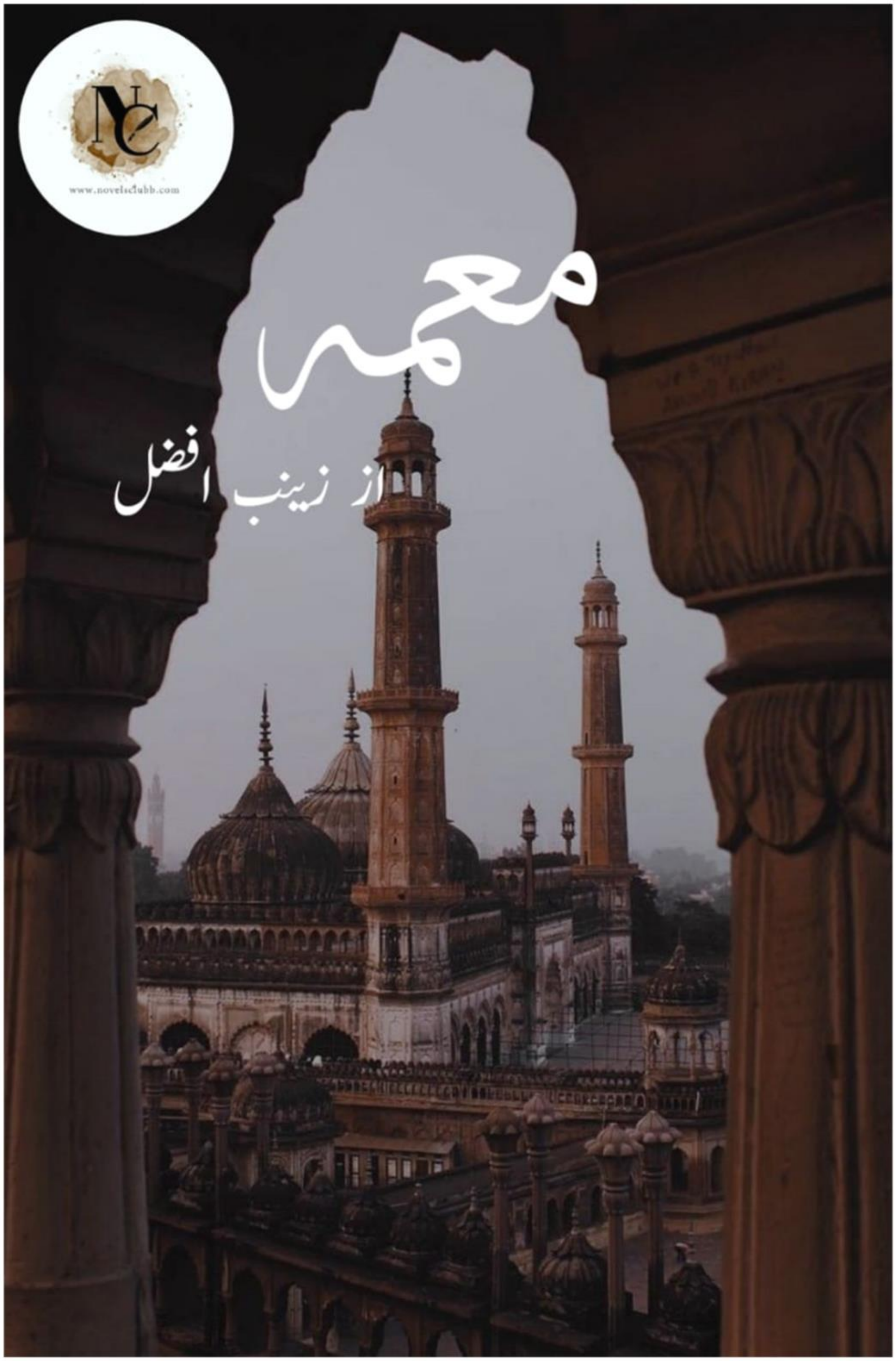
www.novelsclubb.com
معمہ
از زینب افضل

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

معمہ از زینب افضل

قسط 4

باب: 2 آزمائش

www.novelsclubb.com

جو تو نے اللہ سے لو لگائی ہے

تو دل میں خوف زوال کیسا؟

کے جس کی کشتی کو تھام لے وہ

تو ڈوبنے کا خیال کیسا؟

رحیم وہ ہے۔ رحم بھی اس کا

عطا بھی اس کی۔ کرم بھی اس کا

یہ تیری شہرت یہ کامیابی

تو اس میں تیرا کمال کیسا؟

جو آہٹوں کی زباں سمجھے

عیاں بھی سمجھے، نہاں بھی سمجھے

جو جیت اس کے کرم سے ہے پھر

ہارنے کا ملال کیسا؟

(از نا معلوم)

www.novelsclubb.com

رات کے اندھیرے نے ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ ٹھنڈی ہوائیں اور ان میں مہکتی پھولوں کی خوشبو ماحول کو دلکش بنا رہی تھی۔ چاند کی مدھم روشنی اس وجود کو واضح کر رہی تھی جو نرم گھاس پر دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی آگے بڑھ رہی تھی۔ پیلا دوپٹہ پہلو میں گرا تھا جبکہ کیچر میں قید بال فرار پانے کے لیے آڑ کر چہرے پر آ رہے تھے۔ ہاتھوں میں کتاب پکڑے وہ سر جھکائے مسلسل چل رہی تھی۔ بظاہر تو وہ کتاب پڑھ رہی تھی لیکن ایک ہی جگہ پر مرکوز آنکھیں کچھ اور ہی بیاں کر رہی تھیں۔

"منہا!" ایمان نے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے ہو کر اسے آواز دی جو لان میں چہل قدمی کرتے کتاب میں مگن نظر آ رہی تھی۔

"منہا!" اس دفعہ قدرے اونچی آواز میں پکارا۔ لیکن اس نے سر نہ اٹھایا۔ گھڑی کی سوئیاں اب بارہ پر صفر کر رہی تھیں۔ ایک نظر گھڑی کو دیکھ کر ایمان نے منہا کو دیکھا۔ تاسف سے سر ہلاتے ہوئے اس نے منہا کی جانب قدم اٹھائے۔ سبز گھاس پر قدم اٹھاتے اسے پیروں میں گدگدی محسوس ہو رہی تھی۔ اس کے قریب پہنچ

www.novelsclubb.com

کر اس نے ایک نظر کتاب کو دیکھا اور پھر منہا کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پکارا۔

"منہا؟"

"یااللہ! آپی آپ نے تو ڈرا ہی دیا۔" سینے پر ہاتھ رکھتی وہ خفگی سے بولی اور جھک کر کتاب اٹھائی جو ڈرنے کے باعث زمین پر گر گئی تھی۔ ایمان نے اسے بغور دیکھا۔

"کیا سوچ رہی تھی؟" ایمان نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا جواب دوپٹہ صحیح کر رہی تھی۔

"میں کتاب پڑھ رہی تھی۔" کتاب سامنے کرتے ہوئے اس نے اپنی بات پر زور دیا جیسے یقین دلانا چاہ رہی ہو۔ لیکن یہ کوشش ناکام ہی ٹھہری۔

"کتاب الٹی کر کے پڑھ رہی تھی۔" ایمان طنزیہ لہجے میں بولی تو منہا سوچ میں پڑھ گئی آیا کہ واقعی الٹی کتاب پڑھ رہی تھی۔ اس کے تاثرات کو نوٹ کرتے ہوئے ایمان نے شعر پڑھا۔

"بے خودی بے سبب نہیں غالب

www.novelsclubb.com

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے" ایمان نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہ۔۔ نہیں۔۔ کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ کو وہم ہو رہا۔ اور کچھ نہیں۔" منہا ہاتھ جھلا کر عام سے لہجے میں بولی۔

"اب مجھ سے بھی چھپاءو گی؟"

"میں کیوں کچھ چھپاءو گی۔" دھیمی آواز میں کہتی وہ گھاس پر ٹانگیں لمبی کر کے بیٹھ گئی۔ ایمان بھی آکر اس کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"صفی کی وجہ سے پریشان ہو؟" منہا نے ایک جھٹکے سے اس کی طرف بے یقین آنکھوں سے دیکھا جو سامنے آسمان کو دیکھ رہی تھی۔

"تمہاری بڑی بہن ہوں۔" ایمان نے اس کی طرف چہرا کرتے ہوئے کہا۔ منہا نے گہری سانس کھینچی اور ایمان کی گود پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔

"مجھے نہیں پتا آپی کیوں وہ ہر بار سوچوں میں آجاتے ہیں۔ اور جب جب آتے ہیں تو میرے دماغ میں دانین آپی کی باتیں گونجنے لگتی ہیں۔ میں ہر خیال کو جھٹک دیتی ہوں۔ وہ جہاں ہوتے ہیں وہاں سے اٹھ جاتی ہوں۔ نظر اٹھا کر تو اب بالکل نہیں

دیکھتی۔ لیکن پھر بھی کبھی نہ کبھی سامنا ہو جاتا ہے۔ میں کیا کروں۔ آپی مجھے اپنی سوچ کو پاک رکھنا ہے۔ خود کو پاک رکھنا ہے میں کیا کروں؟"آنکھوں میں نمی لیے اس نے اپنی پلکیں اٹھا کر ایمان کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ ایمان نے اس کو دیکھا۔ کتنی پیاری تھی وہ۔ معصومیت اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیتی۔ ایمان نے اس کے آنسو صاف کیے۔

"اللہ سے رشتہ مضبوط کر لو منہا! اللہ کی عبادت میں خود کو فنا کر دو۔ خدا سے عشق کر لو منہا! جب اس کے عشق کو پہچان جاؤ گی تو سب بھول جاؤ گی۔ بس ایک دفعہ خود کو اس کے احکام کا پابند بنا لو گی تو خود بخود اللہ پر بھروسہ مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔ اور جب اللہ پر بھروسہ ہو جائے گا تو یہ جان رکھو کہ اللہ سے عشق کا حصار تمہارے گرد قائم ہو چکا ہے اور جب اللہ سے عشق ہو جائے گا تو یہ دنیاوی محبتیں بے مول لگنے لگے گئیں۔ پھر کون تم۔ کون یوسف شاہ۔ بس اللہ ہو گا اور اس کا عاشق!"

مدھم سی مسکراہٹ اور آنکھوں میں تیرتی ہلکی سی نمی لیے منہا نے آہستہ سے سر ہلایا۔ اب وہ سکون میں تھی۔ کیونکہ اسے پتا چل گیا تھا کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔

www.novelsclubb.com

"سمیر اپنے بوڑھے باپ کو چھوڑ کر نا جاءو۔" حمدان صاحب نے بے بسی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جو اپنا سامان پیک کر رہا تھا۔ان کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ اپنے کام میں مگن رہا۔

"سمیر شاہ اتنے عرصے تم باہر رہے۔میں کچھ نہ بولا۔اتنی سزا کافی نہیں ہے؟اب تم جاءو گے تو واپس آکر اپنے باپ کو زندہ نہیں پاءو گے۔"انھوں نے آخری وار کیا جو ٹھیک نشانے پر لگا۔اس کے چلتے ہاتھ رکھے۔زور سے آنکھیں میچ کر اس نے گہرا سانس لیا۔

"مجھے مجبور نہ کریں بابا! مجھے ڈر ہے کہ سکون کی تلاش کہیں مجھے حرام کی قید میں نہ ڈال دے۔اور میں چاہ کر بھی وہاں سے نہ نکل سکوں۔"مڑ کر اس نے دھیمی آواز میں کہا۔آواز میں لرزش اور بے بسی بہت واضح تھی۔حمدان صاحب نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جو ضبط سے لال ہو رہی تھیں۔آنکھوں میں کیا کچھ نہیں تھا۔ بے بسی، مجبوری،تڑپ،دکھ سب کچھ اپنے اندر سمیٹے ہوئے تھیں لیکن ان کے علاوہ ایک اور چیز تھی۔'شکوہ'۔ہاں شکوہ تھا ان آنکھوں میں جو سب سے زیادہ نمایاں تھا۔حمدان صاحب اس کی آنکھوں میں زیادہ دیر تک نہیں دیکھ سکے تو

آنکھیں چرا گئے۔ یہ دیکھ کر سمیر کے ہونٹ طنزیہ مسکراہٹ میں ڈھلے۔ مڑ کر وہ دوبارہ پیکنگ میں مشغول ہو گیا۔ گہری سانس لے کر وہ صوفے پر جا بیٹھے۔

"پتا ہے سمیر اس دنیا میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔" نظریں اس کے چہرے پر مرکوز کیے انھوں نے کہنا شروع کیا۔

"اللہ کے ہر نیک بندے پر آزمائش آتی ہے۔ نیک بندہ برداشت کرتا ہے۔ لیکن پتا ہے فرق کب آتا ہے ؟۔" ایک لمحے کو وہ رکے اور اسے بغور دیکھا جو مگن سا پیکنگ میں مصروف تھا۔ جیسے کچھ سن ہی نہ رہا ہو۔ لیکن انھیں پتا تھا کہ وہ سب بہت غور سے سن رہا ہے۔ وہ دوبارہ بولے۔

"جب درد برداشت سے باہر ہو جائے۔ تب کچھ لوگ اللہ سے مایوس ہو کر عارضی سکون تلاش کرتے ہیں جو انھیں حرام کی طرف دھکیل دیتا ہے۔ کچھ لوگ آزمائش کے وقت اللہ سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور کچھ لوگ اللہ کے قریب تر چلے آتے ہیں۔ اللہ کی عبادت میں سکون تلاش کرتے ہیں۔ اس سے فریاد کرتے ۔ اس پر بھروسہ کرتے ہیں اور یقین کرو سمیر شاہ! اللہ کبھی ابھروسہ نہیں توڑتا۔"

انھوں نے پھر اسے دیکھا جو ہنوز اپنے کام میں مگن تھا۔

www.novelsclubb.com

"سمیر اب تم نے چننا ہے کہ تم نے کون سا راستہ اپنانا ہے۔اگر صرف حرام سے بھاگو گے تو یہ ایک نہ ایک دن تمھیں قید کر لیں گے۔ تمہاری برداشت زیادہ دیر تک تمہارا ساتھ نہیں دے سکے گی۔اس لیے سکون کو تلاش کرو۔ حرام میں نہیں ۔اللہ کے کلام میں۔اور وہ سکون تم ادھر بھی ڈھونڈ سکتے ہو۔" حمدان صاحب نے بات ختم کر کے امید بھری نظروں سے اسے دیکھا جو اب بیگ کی زیپ لگا کر نیچے رکھ رہا تھا۔

"میں نے راستہ چن لیا ہے بابا!" خالی آنکھوں سے سمیر نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اس کا لہجہ مضبوط تھا۔ جیسے وہ اب فیصلہ نہیں بدلے گا۔اپنے چنے گئے راستے کی ہی طرف قدم اٹھائے گا۔

"اللہ کی رسی کو تھام لو۔ عارضی سہارے انسان کا زیادہ دیر تک ساتھ نہیں دیتے۔" وہ جیسے اس کا فیصلہ کسی بھی طرح بدلنا چاہتے تھے۔

"کل رات بارہ بجے کی فلائٹ ہے۔ فرحان کے ساتھ جاؤ گا ۔" بے تاثر چہرے کے ساتھ کہتے وہ واشروم میں گم ہو گیا۔ حمدان صاحب نے تاسف سے اس کی پشت دیکھی۔

آج مری کی وادی میں سورج نے ایک مدت بعد اپنا دیدار کروایا تھا۔دھوپ میں نہاتی مری کی صاف سڑکیں آج رش سے پاک نظر آرہی تھیں۔گول چکر کھاتی سڑک کے کنارے پر بڑے قدیم درخت کھڑے تھے۔ڈھلتی شام کے ساتھ سورج کی کرنیں بھی جیسے مدھم ہورہی تھیں۔ایسے میں اگر اس سفید گھر میں جھانکو تو کھانے کی خوشبو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔دانین خود اپنے کمرے میں کھڑی اپنے بال برش کررہی تھی۔جو ایک مشکل امر تھا۔گھنے سیاہ چمکتے بال کمر پر پھیلے تھے جبکہ ان پر ہلکی سی نمی اب بھی محسوس کی جاسکتی تھی۔ہلکے پیلے سوٹ میں اس کی گندمی رنگ دمک رہی تھی۔سیاہ آنکھوں پر ہلکی سی آئلائنر کی لکیر کھینچی گئی تھی جو اس کی آنکھوں کو مزید پرکشش بنادیتی۔وہ اپنے بالوں میں ہی الجھی ہوئی تھی جب دروازہ کھول کر عیسی' اندر آیا۔کالے شلوار قمیض پہنے وہ بہت جاضب اور ڈیسینٹ لگ رہا تھا۔عیسی' دانین کے تاثرات دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا۔آگے بڑھ کر اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا اور آنکھوں سے برش کی طرف اشارہ کیا۔دانین نے اس

www.novelsclubb.com

کے ہاتھ میں برش دے دیا۔ عیسی' دانین کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کے بال برش کرنے لگ گیا۔

"آپ کب تک نکل رہے ہیں؟" دانین نے آئینے میں عیسی' کے عکس کو دیکھتے ہوئے کہا جو بہت مہارت سی اس چوٹی بنا رہا تھا۔ دانین کی آواز پر عیسی' نے اوپر دیکھا۔

"بس نکلنے ہی لگا تھا۔ میں نے سوچا جانے سے پہلے تمہیں دیکھ لوں کہ کیسا تیار ہوئی ہو۔ پھر تو سکارف کر لو گی۔" عیسی' نے مسکراتے ہوئے کہا تو دانین بھی سر جھکا کر مسکرا دی۔

"اچھا؟ پھر کیسی لگ رہی ہوں؟" دانین نے اپنا دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے مسکراہٹ دبا کر پوچھا تو عیسی' نے سوچنے کی ایکٹینگ کرتے دانین کو آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"سچ بتاءوں؟" عیسی' نے رازدانہ انداز میں کہا۔ اب وہ اس کے پیچھے کھڑا تھا۔ برش وہ کب کا رکھ چکا تھا۔

"عیسی'!" دانین نے تنبیہہ لہجے میں کہا تو عیسی' نے مسکراہٹ دبائی۔

"مجھے پیلا رنگ آج سے پہلے کبھی اتنا اچھا نہیں لگا جتنا میری زندگی میں آئی، اپنی محرم کو دیکھ کر لگ رہا ہے۔"عیسی' نے دانین کی چٹیا آگے کرتے ہوئے کہا تو دانین نے سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ سر جھکا لیا۔عیسی' کندھے سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا اور اسکا چہرہ اوپر کرتے ہوئے کہا۔

"سیدزادی! تم میرے لیے اللہ کا دیا ہوا سب سے انمول تحفہ ہو! اور مجھے اس بات پر یقین ہے کہ اگر مجھے خواب نہ آتا تو کچھ عرصے بعد تمہیں ہر دعا میں اپنے لیے ضرور مانگتا۔"عیسی' نے دانین آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تو دانین کی آنکھیں پھر جھک گئیں۔

"سیدہ دانین رحمان کا حافظ عیسی' راءو کے دل میں بہت خاص مقام ہے۔۔۔ بہت خاص۔اتنا کہ میری دعا ہے کہ مجھے تمہارے بغیر یہ زندگی کبھی نہ گزارنی پڑے۔اس سے پہلے میری ہی سانسیں بند ہو جائیں۔"عیسی' کی آخری بات پر دانین نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

"اللہ نہ کرے! کیسی باتیں کر رہے ہیں؟ اگر ایسا ہوا تو اسی پل یہ سیدزادی بھی زندہ نہیں رہے گی۔بے شک جسم میں جان رہے لیکن روح اور دل حافظ عیسی' راءو کے

www.novelsclubb.com

ساتھ ہی پرواز کر جائیں گے۔"دانین نے نم آنکھوں کے ساتھ کہا تو عیسی 'ہنس پڑا ۔وہ پہلی بار ہنسا تھا۔اور یہ منظر بے حد حسین تھا۔لیکن دانین کو لگا جیسے وہ صرف اپنے آنسو اور دل کی کیفیت چھپانے کے لیے ہنسا تھا۔جیسے قسمت پر ہنس رہا تھا۔

"پاگل ہو گئی ہو؟ایسا کچھ نہیں ہو گا۔اور ایسے نہیں کہتے مرنے والوں کے ساتھ مرا نہیں جاتا۔بس اللہ پر یقین مظبوط رکھنا چاہیے۔اور اگر ایسا ہوا بھی تو اس دنیا میں نا سہی اس دنیا میں ہمیشہ کا ساتھ ہو گا۔میری اللہ سے یہی دعا ہے کہ یہ سید زادی ہمیشہ حافظ عیسی 'راعوکی رہے!" عیسی 'نے دانین کے ہاتھ پکڑ کر کہا اور دانین کی آنکھیں صاف کیں۔

"چلو اب میں چلتا ہوں۔دیر ہو رہی ہے۔"عیسی 'نے پیچھے سے گھڑی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جلدی آیئے گا!"

"جی!بس یوں گیا اور یوں آیا-"عیسی 'نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔

"میں انتظار کروں گی!"

"اور میں بھی!" "عیسی' نے دھیمی آواز میں کہا۔ جو دانین نے بہت مشکل سے سنی تھی۔ لیکن اسے سمجھ میں نہ آیا۔ عیسی' دانین کو ایک نظر دیکھ کر مسکرا کر باہر چلا گیا۔

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

"صدافہ بھائی کو فون کرو۔ ابھی تک نہیں پہنچا۔" آمنہ صاحبہ کی مدھم آواز میں صدافہ سے کہا جو ٹیبل پر برتن سیٹ کر رہی تھی۔ ان کی آواز پر صدافہ نے آن کی جانب دیکھا اور 'جی اچھا کہہ کر جانے ہی لگی تھی کہ باہر سے ہارن کی آواز آئی۔ صدافہ نے آمنہ بیگم کی جانب دیکھا۔

"بھائی آ گئے!" یہ کہہ کر وہ لوگ کھڑے ہو کر انتیظار کرنے لگے۔ پیروں کی تیز چاپ پر انھوں نے سامنے دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے گارڈ آ رہا تھا۔ تیز چلتی سانسیں، گھبرایا ہوا چہرہ، سفید پڑتی رنگت کے ساتھ وہ انکی طرف بڑھا۔

"بیگم صاحبہ۔۔۔ وہ۔۔ وہ۔۔ صاحب۔۔ عیسی' صاحب۔۔۔ وہاں باہر۔ وہ۔۔ مجھے سمجھ نہیں آرہا۔۔" تیزی سے وہ ٹوٹے ہوئے جملے بول رہا تھا جیسے اس کے پاس

www.novelsclubb.com

الفاظ ختم ہو گئے ہوں۔ جیسے کچھ ایسا جسے وہ زبان ہر نہیں لا پا رہا تھا۔ لیکن ایسا کیا تھا ۔آمنہ بیگم باہر کی طرف بھاگیں صدافہ بھی ان کے پیچھے ہی گئی۔

"بھائی!" صدافہ کی چیخ کی آواز سن کر دانین چونکی۔ ہانڈی میں چلتا ہاتھ رکا۔ برق رفتاری سے وہ لاؤنج عبور کر کے باہر کی طرف بھاگی۔ باہر آس پاس کے گھروں سے لوگ شاید آواز سن کر آئے تھے۔ وہ پریشانی سے آگے بڑھ رہی تھی کہ ایک سرگوشی نے اس کے قدم بالکل ساکت کر دیے۔ 'بیچارا ابچا۔ جوان موت ہے۔ عیسی 'بڑا پیارا بچا تھا۔' آگے وہ کیا کہہ رہی تھیں وہ سن نہ پائی۔ وہ تو بس لفظ 'موت' پر سن ہو گئی تھی۔ اس نے آگے بڑھنا چاہا لیکن ٹانگوں نے جیسے چلنے سے انکار کر دیا تھا۔ رنگت جیسے سفید ہو گئی تھی۔ اور دل تو دھڑکنا ہی بھول گیا۔ موءف ہوتے ذہن اور سرخ آنکھوں سے اس نے سامنے دیکھا جہاں آمنہ بیگم شاید بے ہوش ہو گئی تھیں۔ صدافہ کی چیخیں پورے پورچ میں گونج رہی تھیں۔ رونے کی آواز، صدائیں، سرگوشیاں، ہمدردی اور افسوس کے لیے الفاظ، جانے کتنی ہی آوازیں آرہی تھیں لیکن وہ تو کچھ سن ہی نہیں رہی تھی۔ صرف ایک آواز تھی جو اس کو سنائی دی تھی۔

www.novelsclubb.com

(میری دعا ہے کہ مجھے تمہارے بغیر یہ زندگی کبھی نہ گزارنی پڑھے۔اس سے پہلے میری ہی سانسیں بند یو جائیں)

بے جان ہوتے جسم کے ساتھ وہ وہیں ڈھے گئی۔اس نے اپنی بات سچ کر دیکھائی۔

شاید دعا قبول ہو گئی تھی۔ عیسی' واقعی چلا گی تھا۔

لیکن کسی نے یہ نہیں دیکھا کہ لاش لایا کون تھا؟۔۔کس نے گھر پہنچایا تھا؟

ہر طرف اداس فضا کا راج تھا۔آج اس سفید گھر میں وہشت زدہ ماحول تھا۔باہر کرسیاں لگا کر مردوں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ساری انتظام دانی اور صفی ہی کر رہے تھے۔اگر یہی لان عبور کر کے اندر کی طرف بڑھیں تو اندر عجیب خاموشی تھی۔سفید چادر پر بیٹھی عورتوں کے ہاتھوں میں گھٹلیاں تھیں۔جیسے ہی سورہ ختم ہوتی وہ ایک گھٹلی اس انبار پر ڈال دیتیں۔کچھ سورہ یاسین کی تلاوت کر رہے کچھ پارے پڑھ رہے تھے۔ایسے میں ماءل بھی ایک کونے میں بیٹھی ہاتھ میں قرآن پاک پکڑے پارہ پڑھ رہی تھی۔بار بار آنکھیں جھپکتے وہ اپنی آنکھوں سے دھندلا پن دور کر رہی تھی جو آنسو بہنے کی وجہ سے آرہا تھا۔پورے گھر میں اگر بتی کی

www.novelsclubb.com

خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ ہلکی سی گردن موڑ کر اس نے اپنے ساتھ بیٹھے اس بے جان وجود کو دیکھا جس کی آنکھیں خشک تھیں، زرد رنگت اور جسم ساکت تھا۔ جب سے ہوش آیا تھا نہ جسم میں کوئی حرکت ہوئی نہ آنکھوں میں جنبش۔ وہ زندہ لاش ہی لگ رہی تھی۔ جیسے اندر کسی روح کا نام و نشان نہ ہو۔ اور سچ تو یہی تھا۔ عیسی' صرف خود نہیں گیا تھا بلکہ سیدہ دانین رحمان کی روح تک کو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ صدافہ تو بار بار بے ہوش ہو جاتی۔ لیکن ہوش آنے پر بہت چیختی۔ اب بھی وہ بے ہوش تھی۔ آمنہ بیگم کی اپنی حالت اتنی بگڑ گئی تھی کہ انھیں ہسپتال لے کر جانا پڑا ۔ عائشہ صاحبہ اور یاسمین ان کے ساتھ ہی تھے۔ دفتاً اس خاموش فضا میں ہل چل ہوئی۔ کوئی بہت تیزی سے سریاں اتر رہا تھا۔ سب نے سامنے دیکھا جہاں سے صدافہ بھاگتی ہوئی آرہی تھی۔ سوجی ہوئی آنکھیں، سفید چہرا، بال رف جوڑے کی شکل میں باندھے تھے۔ اس کے جسم میں واضح لرزش تھی۔ آتے ہی وہ میت کے سامنے بیٹھ گئی۔ ماءل نے اسے دیکھتے ہی قرآن پاک ٹیبل پر رکھا اور اس کے پاس آگئی جو میت کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گئی۔

"بھائی!" ہولے سے پکارا۔ آواز میں نمی گھلی ہوئی تھی جبکہ لب لرز رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"بھائی اٹھیں !۔۔۔بھائی دیکھیں آپ کی گھڑیا آپ کے پاس بیٹھی ہے۔۔۔۔بھائی اٹھ جائیں۔۔دیکھیں میں آپ کو کب سے آوازیں دے رہی ہوں۔۔۔آپ تو میری ایک آواز پر ہی اٹھ جایا کرتے تھے۔"وہ آہستہ آواز میں جیسے اس سے ضد کر رہی تھی۔"بھائی!!اٹھیں نا!!(اب کی بار وہ پورا زور لگا کر چیخی تھی)میرا دل پھٹ جائے گا بھائی!!آپ کو اللہ کا واسطہ ہے اٹھ جائیں!!۔۔بھابی!بھائی سے کہیں کہ اٹھ جائیں پلیز(صدافہ نے دانین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا لیکن وہ ساکت وجود ساکت ہی رہا)۔میں مر جاؤں گی بھائی!!! آپ کی گھڑیا بہت کمزور ہے!!سن رہے ہیں؟؟؟" بے بسی سے کہتے ہوئے وہ آخر میں پھر چیخی تھی۔ماءل نے روتے ہوئے صدافہ کا چہرا اتھاما۔اور نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔

"صدافہ وہ چلے گئے ہیں۔اللہ کے پاس چلے گئے ہیں۔وہ بہت اچھی جگہ ہے۔ایسے نہیں کرو میری جان!"اس کا گال سہلاتے ہوئے وہ اسے بتا رہی تھی۔ایک تلخ حقیقت۔جیسے قبول کرنے کی صدافہ میں ہمت نہ تھی۔اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے پیچھے ہٹی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم پاگل ہو گئی ہو حماءل۔۔۔ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو۔۔۔ایسے کیسے وہ جا سکتے ہیں۔۔۔ہاں !۔۔کیسے ؟؟۔۔وہ نہیں جا سکتے۔۔۔ان کو پتا ہے ان کی گھڑیا اور ان کی ماں کا اور کوئی نہیں ہے۔۔۔۔وہ جانتے ہیں کہ ان کے علاوہ ہماری کوئی اور محافظ نہیں ہے۔۔وہ جانتے ہیں !!!۔۔ہمیں اکیلا کبھی نہیں چھوڑیں گے۔۔۔وہ جانتے ہیں۔۔۔وہ جانتے ہیں۔۔وہ جانتے ہیں۔۔۔"آخر میں وہ بڑبڑائی تھی۔پھر ایک دم میت کے پاس واپس آئی۔

"بھائی !(وہ جیسے سرگوشی میں بولی تھی)بھائی بابا۔۔بابا تو میرے بچپن میں ہی چلے گئے تھے بھائی۔۔انھوں نے میری اور امی کی ذمہ داری آپ کو سونپی تھی۔۔۔آپ بھول گئے ہیں ؟؟"مدھم آواز میں وہ جھک کر کہہ رہی تھی۔آنسو لڑی کی صورت بہتے چلے جا رہے تھے۔جیسے کبھی نہیں رکیں گے۔ہاتھ کی پشت سے صدافہ نے اپنے آنسو صاف کیے اور گھیلی سانس خارج کرتے ہوئے دوبارہ بولی لیکن اب کہ آواز تھوڑی اونچی تھی۔"آپ نے مجھے تب سے باپ بن کر پالا۔۔پتا ہے کتنی تکلیف ہوئی تھی جب سکول سے آنے پر بابا کی میت کو دیکھا تھا۔۔۔اس وقت۔۔۔(ایک ہچکی لی)۔۔اس وقت لگ رہا تھا جیسے سر سے چھت چھن گئی ہو اور پیروں

www.novelsclubb.com

تلے زمین نہ ہو۔۔۔لگ رہا تھا کہ جیسے اس دنیا میں ہم بے شناخت ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن آج آپ کے جانے سے لگ رہا ہے جیسے دنیا ہی ختم ہو گئی ہو۔۔۔ جیسے جینے کی وجہ ہی ختم ہو گئی ہو۔۔بھائی! آج میں نے اپنا دوسرا باپ بھی کھو دیا!!!!۔۔۔ کھو دیا میں نے!!۔۔ لیکن آج جو تکلیف ہو رہی ہے یہ اس تکلیف سے کئی گناہ بڑھی ہے۔۔۔جو مجھے اندر سے ختم کر رہی ہے۔۔۔(اس کی آواز پھر ہلکی ہوتی رہی اور آخر میں سرگوشی بن گئی) ۔پتا ہے جب بابا چھوڑ کر گئے تو آپ نے مجھے کہا تھا کہ گھڑیا آج سے میں تمہارا باپ ہوں۔۔۔تم اکیلی نہیں ہو۔۔۔تمہارا بھائی ہمیشہ تمہارے پیچھے کھڑا ہے۔۔۔لیکن اب کیا بھائی؟؟اب کیا؟؟(اب کی بار وہ چیخی تھی۔)اب میرے پیچھے کون ہے؟؟۔۔بھائی میرا اور امی کا اب کون ہے؟؟؟کون ہے؟؟۔۔کون ہے؟کون۔۔ہے؟"وہ روتے ہوئے نیچے بیٹھتی چلی گئی۔حماءل نے اسے اپنے اندر زور سے بھینچا۔وہ تب بھی ہلکی ہلکی آواز میں یہی بول رہی تھی 'کون ہے؟'۔میت پر آنکھیں مرکوز کیے وہ مسلسل یہی بڑبڑا رہی تھی۔سب کی آنکھوں سے آشک بہہ نکلا۔کوئی آنسو نہ روک پایا۔سوائے اس بے جان وجود کے جواب بھی ساکت ہی تھا۔آنکھیں اب بھی نمی سے پاک تھیں۔دفتاً اندر ایک چھوٹا

www.novelsclubb.com

بچہ آیا جس نے حماءل کے کان میں صفی کا پیغام دیا کہ لیجانے وقت ہو گیا ہے۔ عورتوں سے کہو پردہ کرلیں۔ حماءل نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا اور سب عورتوں کو بتادیا۔ حماءل نے صدافہ کے آدھے چہرے کے آگے اس کا دوپٹہ کر دیا۔اور سرگوشی میں بولی "مرد آرہے ہیں اس لیے نقاب کرلو۔اور چیخنا نہیں ہے ۔اونچا نہیں رونا۔سارے نامحرم ہیں۔اللہ ناراض ہو گا۔صبر کے ساتھ رخصت کرنا ہے۔ٹھیک ہے میری جان؟"اس کا دوپٹہ صحیح کرتے ہوئے حماءل نے اس کو سمجھایا۔ جس پر صدافہ نے خالی نظروں سے اسے دیکھا۔آہٹ پر سب نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں سے یوسف آرہا تھا۔حماءل نے آنکھوں سے دانین کی طرف اشارہ کیا۔آنکھوں کے تعاقب میں یوسف نے کونے پر دیکھا جہاں دانین ساکت سی پڑی تھی۔ صفی نے اپنے آنسو اندر کی طرف دھکیلے اور اس کی جانب بڑھا۔گھٹنے کے بل بیٹھ کر اس نے دھیرے سے اس کے سر پر اپنا لرزتا ہاتھ رکھا۔ دانین کے وجود میں ہلکی سی حرکت ہوئی اس نے خالی نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔

"وقت ہو گیا؟" وہ جیسے سرگوشی میں بولی۔ صفی نے دھیرے سے اس کے گال پر ہاتھ رکھا اور اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفی سے جیسے اس کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔

"تو لے جاؤ۔" اس کی آواز اتنی ہلکی تھی کہ بمشکل صفی نے سنا۔ لفظ بہت سادہ تھے لیکن یہ لفظ ادا کرنے کی اذیت بہت زیادہ تھی۔ صفی کی آنکھ سے پانی کی لڑی نکلی۔

"لے جاؤ صفی! لے جاؤ اس سے پہلے میرا ضبط ٹوٹے اور میں اپنا آپ کھو دوں۔" ان خالی آنکھوں میں بے بسی ابھری اور اذیت ابھری تھی۔ آنکھیں ضبط سے سرخ رنگ میں رنگ چکی تھیں۔ صفی نے دانین کے سر پر پیار کیا اور دانین کا دوپٹہ اس سر پر اٹھا دیا۔ نرمی سے اٹھ کر وہ باہر گیا تھا اور واپسی پر اس کے ساتھ سانی، سمیر اور فرحان بھی تھے۔ سمیر خود شاک میں تھا لیکن وہ صابر اور تحمل تھا۔ عیسی اس کا بچپن کا دوست تھا۔ اس کی موت نے اس کے دل پر گہری ضرب لگائی تھی۔ اس کو دانین کے لیے بہت افسوس تھا۔ اس نے ذرا کی ذرا نگاہ اٹھائی لیکن دانین کے ساکت وجود کو دیکھ کر اس کو بہت تکلیف ہوئی تھی۔ مردوں کے آنے پر صدافہ

اور حماءل کھڑے ہو گئے۔ عیسی' کی میت کو کندھے پر ڈال کر سانی نے نعرہ لگایا "کلمہ شہادت" آواز لرز رہی تھی۔ جبکہ وہاں بیٹھے ان دو نفوس کے لیے یہ دنیا کے اذیت ناک لفظ تھے۔ دانین نے اپنی مٹھیوں کو جن میں اس کا دوپٹہ قید تھا زور سے بھینچ لیا۔ جیسے ضبط کے آخری مراحل سے گزر رہی ہو۔ صدافہ 'بھائی! بھائی!' کرتی ان کے پیچھے گئی تھی۔ اس کی آواز اونچی نہ تھی۔ دھیمی تھی جو صرف حماءل کو ہی سنائی دی تھی۔ تھوڑی آگے جا کر ہی صدافہ ایک بار پھر حماءل کی بازوں میں جھول گئی۔ ساری خواتین اس کے گرد اکھٹی ہو گئیں اور سہارہ دے کر کمرے میں لے کر گئیں۔ دانین دیوار نے دیوار سے سر لگا لیا۔ وہ صبر کے آخری مراحل پر تھی جب اس کو اذان کی آواز آئی۔ اس نے پھٹ سے آنکھیں کھولیں۔ ایک دم سے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ تیزی سے سریاں پھلانگتے ہوئے وہ اوپر اپنے کمرے کی طرف بھاگی۔ اس کے کانوں میں عیسی' کی آواز گونج رہی تھی۔ ("سیدزادی! سکون اور مرھم اللہ کی عبادت اور اس کے کلام میں ہے۔ دکھ بڑے بڑے صابر لوگوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیتا ہے لیکن ایمان کے نور کی کرن اور اس کے کلام کے الفاظ کا سحر ایک کمزور شخص کو بھی مضبوط بنا دیتا ہے۔) سب لوگ حیرانی سے اسے دیکھ

www.novelsclubb.com

رہے تھے جواب اپنے کمرے میں بند ہو چکی تھی۔ کمرا بند کر کے وہ واش روم کی جانب بڑھی اور تیزی سے وضو کرنے لگی۔ دوپٹے کو نماز کے سٹائل میں لے کر اس نے نماز کی نیت باندھی۔ جیسے جیسے وہ الفاظ ادا کر رہی تھی اس کے جذبات جنہیں اس نے قید کر لیا تھا اب ابھر رہے تھے۔ دل پھٹنے کے قریب ہو گیا تھا۔ درد تھا کہ بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ سجدے میں جا کر اس کے سارے ضبط ٹوٹ گئے۔ خشک آنکھیں پانی سے سیراب ہو گئیں۔ ہونٹ لرز گئے۔ ساکت جسم اب کانپ رہا تھا۔ اور وہ سجدے میں جا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ طلوع ہوتے سورج کی باریک اور مدھم کرنیں کھڑکی سے جھانکتی اس لرزتے وجود پر پڑ رہی تھیں جس کی ہچکیں اس خاموش فضا میں گونج رہی تھیں۔ آدھا گھنٹا مسلسل رونے کے باعث اس کا کانپتا وجود بے جان ہو رہا تھا لیکن دانین نے ہمت کر کے سجدے سے سر اٹھایا۔ نماز ختم کر کے وہ وہیں دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی ۔کیونکہ اس میں اٹھنے تک کی جان نہیں تھی۔ آنسو اب بھی بہہ رہے تھے، وجود ابھی بھی کانپ رہا تھا، درد اب بھی بہت تھا۔ اس نے دھیرے سے اپنی آنکھیں بند

کیں لیکن آنکھوں کے پردے کے پیچھے عیسی 'کا مسکراتا چہرا ابھرا جو اسے نرم نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔اس نے ٹیک چھوڑ کر آنکھیں کھولیں۔

"عیسی'" وہ بے خودی میں بولی۔

منظر بدلہ،اب وہ ان کے کمرے کا منظر تھا جہاں دانین عیسی 'کی امامت میں تہجد کی نماز ادا کر رہی تھی۔

(نماز ختم کر کے ان دونوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔دعا ختم کر کے عیسی 'نے اپنا ہاتھ منہ پر پھیرا اور پیچھے مڑ کر دانین کو دیکھا تو وہ اب بھی دعا مانگ رہی تھی۔ سفید دوپٹے کے ہالے میں پر نور چہرا،ہونٹوں پر ناچتی مدھم مسکراہٹ اور گری ہوئی پلکیں۔اس کو یہ منظر سب سے حسین لگا۔عیسی 'گہرا مسکرایا اور جاء نماز پر پیٹھے ہی دیوار سے ٹیک لگا کر اب فرصت سے دانین کو دیکھ رہا تھا۔تقریبا پندرہ منٹ بعد دانین نے دعا ختم کی اور چہرے پر ہاتھ پھیرا اور اوپر دیکھا تو نگاہ دیوار سے ٹیک لگائے عیسی 'پڑی جو نرم مسکراہٹ کے ساتھ اسی کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا ہوا؟" دانین نے سوالیہ نظروں سے دیکھا البتہ خود اس کا چہرا گلابی ہو رہا تھا۔

عیسی 'اس کے لیے اجنبی تھا جس کو وہ جانتی تک نہ تھی لیکن ایک خواب نے

www.novelsclubb.com

جیسے سارا تعارف کروا دیا۔ وہ اجنبی سے دل کا مکین بن گیا تھا لیکن ایک تکلف اب بھی ان کے درمیان حائل تھا۔

"کچھ نہیں!" کہتے ہوئے وہ آٹھ گیا تو دانین بھی جاء نماز تہہ کر کے اٹھ گئی۔ دانین جاء نماز ٹیبل پر رکھ رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے سے عیسی' کی آواز آئی۔

"تم بہت انمول ہو سید زادی!" دانین کے ہاتھ رکے اس نے پیچھے مڑ کر آہستہ سے عیسی' کو دیکھا جو اس کے پیچھے کھڑا تھا۔

"اچھا؟ آپ کو کیسے پتا ؟" دانین نے ایک آبرو اٹھا کر پوچھا۔ وہ اس اجنبیت کی دیوار کو ختم کرنا چاہتی تھی۔ لیکن وہ تھوڑی حیران بھی تھی کہ اسے یہ کہہ کون رہا ہے ؟ وہ جس کے لیے اسے خواب آیا تھا؟ وہ جو آج کل کے معاشرے میں چمکتے موتی کی مانند تھا؟ وہ جو صبح لوگوں کو نماز کی دعوت دیتا تھا؟ وہ جس کی آواز کا سحر کسی کو بھی جکڑ سکتا تھا، وہ اسے انمول کہہ رہا تھا؟ وہ حیران ہی تو تھی۔

"میں نے تمہیں خواب میں دیکھا تھا۔" عیسی' کا یہ کہنا تھا کہ دانین نے جھٹکے سے سر اٹھایا اور بے یقینی سے اسے دیکھا۔

"کیا دیکھا خواب میں ؟" دانین نے دھیمی آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہی کہ ایک سفید لباس میں مومنہ، چہرے پر مسکراہٹ لیے بیٹھی اللہ سے گفتگو کر رہی ہے۔اور مجھے کہا گیا کہ حافظ عیسی 'راء' وتم اس پاک سیدزادی کے لیے چن لیے گئے ہو۔" دانین ساکت ہوگئی تھی۔آنکھوں میں نمی چمکنے لگی تھی۔وہ تو پہلے ہی 'مومنہ' پر اٹک گئی تھی۔لیکن عیسی' کے اگلے الفاظ نے اسے سن کر دیا تھا۔اس نے یہ نہیں کہا کہ 'دانین کو عیسی' کے لیے چن لیا گیا ہے 'بلکہ اس نے کہا تھا کہ 'عیسی' کو دانین کے لیے چن لیا گیا ہے۔'ایک آنسو اس کی آنکھ سے پھسل کر گرا جیسے عیسی' نے نرمی سے چن لیا۔اور اسے کندھے پکڑتے ہوئے کہا۔

"اور تب مجھے اپنی قسمت پر بہت رشک آیا تھا۔" دانین نے سر جھکایا اور نم آنکھوں سے مسکرائی۔)

حال میں لوٹتی دانین کا دل چاہا کہ وہ کسی طرح واپس ماضی میں چلی جائے۔ آنسو پھسل کر گر رہے تھے لیکن اب کوئی چننے والا عیسی' نہیں تھا۔کھڑکی سے آتی سرد ہوا کی وجہ سے اس کا پورا جسم ٹھنڈا اور ہونٹ نیلے ہو چکے تھے لیکن اسے یہ سب محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا اگر وہ کچھ محسوس کر رہی تھی وہ دل کی تکلیف تھی جو

www.novelsclubb.com

اسکی۔ یاد کے ساتھ بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ دل ابھی پھٹ جائے گا۔ دانین نے تھک کر دوبارہ ٹیک لگالی۔ ذہن پھر یادوں میں کہیں الجھ گیا تھا۔

("عیسی' مجھے نہیں آتی ہورس رائڈنگ(horse riding)۔" دانین نے عیسی' سے کہا جو اس کا ہاتھ پکڑے گھوڑوں کے پاس جا رہا تھا۔

"دانین کیا ہو گیا ہے؟ میں ہوں نا۔ تم دیکھنا بہت مزا آئے گا۔" عیسی' نے گردن موڑ کر ہنستے ہوئے دانین سے کہا جو نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

"سچ میں مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔ اسلام آباد میں اور بات تھی لیکن ادھر دیکھیں تو سہی ایک طرف کھائی ہے۔ اگر اس نے غصے میں آکر مجھے نیچے پھینک دیا؟" دانین نے نظریں گھما کر کہا جہاں ایک طرف کھائی تھی اور سامنے کھڑے خوبصورت مارگلہ کے پہاڑ نظر آرہے تھے اور دوسری طرف پہاڑ کی چوٹی تھی جس پر بڑے اور قدیم برگد کے درخت کھڑے تھے۔

"اگر اس کو غصہ نہیں دلواؤ گی تو قسم سے نہیں پھینکے گا۔" دانین نے آنکھیں چھوٹی کر کے عیسی' کو دیکھا۔ عیسی' نے ہلکا سا مسکرا کر اسے ایک گھوڑے پر اسے چڑھایا اور دوسرے پر خود بیٹھ گیا۔ عیسی' سفید رنگ کی گھوڑی پر بیٹھا تھا۔ خود اس

www.novelsclubb.com

نے بلیک جینز پر سفید شرٹ اور اس پر کالی جیکٹ پہنی ہوئی تھی جبکہ دانین نے سکائے بلیو سوٹ پر براؤن شال اوڑھی ہوئی تھی ، چہرے پر نقاب اوڑھے وہ بھورے رنگ کے گھوڑے پر بیٹھی تھی۔

"چلو آؤ دانین۔" عیسی' نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ دانین کو بھی راءڈنگ آتی تھی لیکن بس یہاں پر گھبرا رہی تھی۔ دانین بھی آگے بڑھی۔ دونوں ساتھ ساتھ برابری پر چل رہے تھے جب دانین نے گردن موڑ کر عیسی' کو دیکھا۔

"وہ میں کہہ رہی تھی کہ۔۔" دانین نے آہستہ سے کہا تو عیسی' نے بھی گردن موڑ کر دانین کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"کیوں نہ ایک ریس ہو جائے!" یہ کہتے ہی دانین اپنا گھوڑا بھگا کر لے گئی جبکہ عیسی' نے حیرت سے سامنے دوڑتے گھوڑے کو دیکھا۔ پھر سمجھ آنے پر پیچھے سے ہانک لگائی۔

"یہ چیٹنگ ہے سیدزادی!!"

www.novelsclubb.com

"حافظ صاحب آپ میرے سے جیت نہیں سکتے !!" دانین نے بھی جواباً گردن موڑ کر کہا تو عیسی 'نے مسکرا کر سر جھٹکا اور اپنی گھوڑی کو بھی بھگا کر آگے لے گیا۔ اب مری کی وادی میں میں دونوں آسمانوں سے باتیں کر رہے تھے۔)

"عیسی'!" حال میں لوٹتے ہی دانین نے دھیمی آواز میں کہا ۔آنسو پھسل کر گال سے لڑک کر دوپٹے میں جذب ہو رہے تھے۔

"واپس آجاءو!" کرب سے کہتے اس نے اپنے دوپٹے کو زور سے بھینچا اور زمین پر لیٹ گئی۔

"پلیز!" ایک آخری کرہ نکلی اور وہ ہوش وحواس سے بیگانہ ہو گئی۔

★★★★★★★★★

"ماءل!" دروازہ ہلکا سا ناک کر کے یوسف نے دھیرے سے پکارہ۔ دو منٹ بعد 'ٹک 'کے ساتھ دروازہ کھلا اور حماءل باہر آئی اور سوالیہ نظروں سے یوسف کو دیکھا۔

"جی؟"

www.novelsclubb.com

"ڈاکٹر کو لے آیا ہوں۔ خود بھی نقاب کر لو اور اندز بھی کروا دو۔" یوسف نے پیچھے کی طرف اشارہ کرتے نرمی سے کہا جہاں ڈاکٹر دوسری طرف منہ کر کے کھڑا تھا۔ سر اثبات میں ہلا کر وہ اندر گئی اور تقریباً دو منٹ بعد دروازہ کھولا۔ یوسف نے ڈاکٹر کو اندر جانے کے لیے جگہ دی۔ یوسف کمرے کے ایک کونے میں کھڑا تھا جبکہ ڈکٹر صدافہ کو ڈرپ لگا رہا تھا۔ ماءل چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے یوسف کے پاس آئی۔

" کھانا کھایا آپ نے ؟" ماءل نے یوسف کو دیکھتے ہوئے کہا جس کی آنکھوں کے لال ڈورے نیند کا واضح پتہ دے رہے تھے۔ چہرے پر تھکن واضح تھی- گہرے نیلے رنگ کی شلوار قمیض پہنے وہ کمزور سا لگ رہا تھا۔

یوسف نے اپنا سر ہلکا سا نفی میں ہلایا۔

"نہیں! ابھی سانی آئے گا تو دونوں دانی کے ساتھ کھائیں گے۔" یوسف نے دھیمی آواز میں کہا تو ماءل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

www.novelsclubb.com

"ماءل! دانی کہاں ہے؟ نیچے تو نہیں ہے۔"

"اپنے کمرے میں ہیں وہ۔"

"کون ہے اسکے ساتھ ؟"

"کوئی نہیں۔"

"کیا مطلب کوئی نہیں؟ ماءل تم اسکو اکیلا کیسے چھوڑ سکتی ہو؟" یوسف نے پریشانی سے پوچھا۔

"بھیا میں صدافہ کے ساتھ تھی۔ اسکی حالت بہت خراب تھی۔ آپی آذان کی آواز سن کر کمرے میں بھاگ گئی تھیں۔ وہ ابھی اکیلے رہنا چاہتی ہیں۔ میں اس لیے نہیں گئی تاکہ وہ آرام سے رولیں۔ دل کا غبار نکال لیں۔ انکا دل ہلکا ہو جائے گا۔" ماءل نے دھیمے لہجے میں کہا تو یوسف نے اپنی پیشانی مسلی۔

"ایسا کرو تم جا کر مجھے ملازمہ سے ڈوبلیکیٹ چابی لا کر دو۔"

"بھیا صدافہ کو کیسے چھوڑ دوں اکیلے۔؟"

"میں کھڑا ہوں۔ ڈاکٹر ابھی چیک آپ کر رہا ہے۔ تم جلدی سے جا کر لے آءو۔ جاءو!"

"جی۔ اچھا" یہ کہہ کر ماءل بھاگ کر نیچے گئی۔ یوسف نے ایک نظر گھڑی کو دیکھا اور ذرا کی ذرا نظر اٹھا کر بیڈ کی جانب دیکھا تو دو پل کے لیے ساکت ہو گیا۔ سامنے صدافہ کے دوپٹے سے جھانکتی ان کانچ سی بھوری آنکھوں نے اسے دو پل کے لیے

www.novelsclubb.com

سن کر دیا تھا جو سامنے دیوار پر لگی گھڑیال کو گھور رہی تھیں۔یہ صرف دو منٹ کے لیے تھا۔یوسف نے فورا نظروں کا زاویہ بدلہ اور نظریں فرش پر جمادیں۔

"ان کو کمزوری اور دکھ کی وجہ سے بار بار چکر آرہے تھے۔ان کو میں نے ڈرپ لگا دی ہے۔بخار بھی جلد اتر جائے گا۔دوائیاں میں نے لکھ دیں ہیں۔بس ان کی ڈائٹ کا بھی خیال رکھیے گا۔"ڈاکٹر کی آواز پر اس نے سر اٹھایا جنہوں نے اس کی طرف ایک پرچی بڑھائی۔یوسف نے ان کی بات سن کر سر اثبات میں ہلایا اور پرچی تھام لی۔اتنے میں اندر ماءل نے قدم رکھا۔

"یہ لیں بھائی۔"ماءل نے یوسف کی جانب چابی بڑھائی۔ یوسف نے ڈاکٹر کی باتاءل کے سامنے دوہرائی۔

"میں ذرا ڈاکٹر کو باہر چھوڑ آءو پھر دانی کے پاس جاءوں گا۔"چابی تھام کر یوسف نے ماءل سے کہا اور ڈاکٹر کو لے کر باہر کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

★★★★★★★★★

"دانی! دروازہ کھولو!"دروازہ ہلکا سا ناک کر کے یوسف نے اندر دانین کو پکارا لیکن جواب نہیں آیا۔

"دانی! بھائی کی جان دروازہ کھولو!" اس نے ایک اور دفعہ کوشش کی لیکن جواب ندرد۔ گہری سانس بھر کر یوسف نے ہاتھ جیب میں ڈالا اور اندر سے چابی نکالی۔

یوسف نے چابی گھمائی تو 'ٹک' کی آواز سے دروازہ کھل گیا۔ دروازہ کھول کر وہ اندر داخل تو سامنے دانین کو گرا دیکھ کر فوراً اس کی جانب بھاگا۔

"دانی! دانی! آنکھیں کھولو! دانی!" دانین کا سر گود پر رکھ کر اس کا چہرا تھپتھپا کر یوسف اس کو مسلسل جگانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"کیا ہوا دانی کو؟" سانی جو اندر ہی آ رہا تھا۔ دانی کو اس طرح دیکھ کر پریشانی سے اس کی جانب بڑھا۔

"سانی! پانی پکڑاؤ سامنے سے۔ جلدی!" یوسف نے سانی سے کہا تو سانی نے فوراً سے اسے گلاس پکڑایا۔ ہاتھ کی مٹھی میں پانی لے کر دانین کے چہرے پر چھینٹے ماریں۔

www.novelsclubb.com

"دانی! آنکھیں کھولو۔ میری جان!" یوسف نے اس کے اوپر پانی کی چھینٹے مارتے ہوئے کہا۔ دانین نے ہلکی سی آنکھیں کھولیں۔

"عیسی!" وہ بڑبڑائی۔ یوسف نے کرب سے آنکھیں میچیں۔

"عیسی'!۔۔۔عیسی'!"آب وہ باقاعدہ رونا شروع ہو گئ تھی۔سانی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"دانی!عیسی'بھائی اچھی جگہ ہیں۔حوصلہ کرو۔ایسے اللہ ناراض ہوتا ہے۔"سانی نے نم آنکھوں کے ساتھ کہا۔مگر دانین سن ہی نہیں رہی تھی۔

"مجھے عیسی'کے پاس لے چلو سانی!پلیز مجھے لے چلو!ورنہ میں مر جاءوں گی۔مر جاءوں گی!"دانین روتے ہوئے مسلسل کہہ رہی تھی۔

"دانی!تمہاری عددت چل رہی ہے تم ایسے باہر نہیں جا سکتی۔تمہارا پردہ ہے۔دکھ میں ہم اللہ کی عائد کردہ حدود کو پھلانگ نہیں سکتے۔ایسا صرف کمزور ایمان والے کرتے ہیں۔تم تو حافظ عیسی'راءو کی بیوی اور رحمان شاہ کی بیٹی ہو۔تمہیں صبر کی رسی کو تھام کر رکھنا ہے۔سمجھ رہی ہو نا؟"سانی نے اسکے بال چہرے سے ہٹاتے ہوئے کہا تو دانین نے حسرت بھری آنکھوں سے اسے دیکھا۔اور یوسف کی شرٹ دبوچ کر پھوٹ پھوٹ کر رہ دی۔نہ یوسف نے اسے روکا اور نہ سانی نے۔بس یوسف اسکے بال سہلا رہا تھا جبکہ سانی نے دانین کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔دونوں کی آنکھیں نم تھیں۔بہن کی یہ حالت ان سے نہیں دیکھی جا رہی تھی۔یہ سب اتنی

www.novelsclubb.com

اچانک ہوا کہ کسی کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ ملا۔ ابھی کچھ دن پہلے ہی کی تو بات تھی جب وہ سارے ساتھ بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے تب یوسف نے عیسی' سے کہا تھا۔

("عیسی' بھائی آپ کو پتا ہے۔ نیک لوگ اس دنیا سے جلدی چلے جاتے ہیں۔ مجھے تو اپنی فکر لگ گئی ہے۔" یوسف نے بہت سنجیدگی کے ساتھ عیسی' سے کہا جو اس کی بات پر ہلکا سا مسکرا رہا تھا۔

"بیٹا اگر ایسی بات ہے تو اس دنیا کی اگلی سات نسلوں کو تمہیں برداشت کرنا پڑے گا۔" سانی نے ایک مکہ یوسف کی کمر پر مارا جس پر کراہ کر رہ گیا اور خفگی سے سانی دیکھا۔ اب وہ عیسی' کے سامنے بدلہ بھی نہیں لے سکتا تھا۔

"Maintain distance please !" "

اپنے اور سانی کے درمیان بازو رکھ کر کہا تو سانی نے اسے گھورا جس پر یوسف نے آنکھیں گھما کر سامنے بیٹھے عیسی' کو دیکھا جو نرم سا مسکرا رہا تھا۔ ایک ٹانگ پر دوسری ٹانگ چڑھائے، کالی شلوار قمیض پہنے جس میں اسکی صاف رنگت چمک رہی تھی، نور سے بھرپور چہرہ لیے وہ یوسف اور سانی دونوں کا آئیڈیل تھا۔ اوپر سے وہ صرف مسکراتا تھا، دھیمے لہجے میں بات کرتا وہ سب کو بہت پیارا لگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"عیسی' بھائی ساری باتیں چھوڑیں۔ مجھے تو آپ کی مسکراہٹ بہت پسند ہے۔"

یوسف کے کہنے پر عیسی' کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"سچ کہہ رہا ہوں!" عیسی' کو سر جھکائے مسکراتے دیکھ کر یوسف اسکو یقین دلوانے لگا۔)

ماضی کی سنہری یاد یاد کر کے یوسف کی آنکھ سے دو موتی بہہ کر بے مول ہوئے۔

عیسی' نے تو یوسف کی کہی بات سچ کر دیکھائی تھی۔

★★★★★★★★★★

شام کے سائے مری میں ڈھل چکے تھے۔ سرد ہوا میں پھیلی بھینی بھینی سی موتیے اور نم مٹی کی خوشبو روح میں شادابی گھول رہی تھی۔ ایسی ہی سرد ہوا کی لہریں تیرتی ہوئی شاہ ہاوس کی نچلی منزل کے آخری کمرے میں کھڑی کی ذریعے داخل ہو کر اندر کسی کو بھی جکڑ سکتی تھی لیکن اندر بیٹھا آدم زاد سر ہاتھوں میں گرائے ساکت بیٹھا تھا۔ جیسے وہ اس دنیا میں ہو ہی نہیں۔ جیسے وہ کسی گہرے ملال یا دکھ کی ذرد میں ہوں۔ سمیر تو جانے کے لیے بالکل تیار تھا لیکن راستے میں آنے والی حمدان صاحب کی کال سن کر اس کا سانس تک رک گیا تھا۔ موءف دماغ کے ساتھ

وہ واپس آیا تھا۔ زمین پر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے ٹانگیں سیدھی کر کے بیٹھا تھا۔ کمرے میں نائٹ بلب کی ہلکی سی روشنی پھیلی ہوئی تھے۔ آنکھوں کا چشمہ ٹیبل پر پڑا تھا۔ خود وہ بکھرا ہوا ہوا تھا۔ تنہائی میں وہ سچ میں بکھر جاتا تھا۔ کسی کے سامنے تاثرات عیاں نہیں کرتا تھا۔ لیکن تنہائی میں جیسے سارے جذبات کھل کر سامنے آجاتے۔ آج اس کا دوست چلا گیا تھا۔ سکا بچپن کا ساتھی۔ جو سب سے مخلص تھا۔ جو ہمیشہ اس کو اللہ کی طرف آنے کو کہتا۔ آج اس نے اپنی زندگی کا بہت قیمتی تحفہ کھو دیا تھا۔ اس کے دل میں درد بڑھ رہا تھا۔ بے شک دانین اور عیسی 'کو ساتھ دیکھ کر وہ ناقابل بیان تکلیف میں تھا لیکن اس نے کبھی ایسا تو نہ چاہا تھا۔ اس نے ہمیشہ اپنے درد کو نظر انداز کر کے ان دونوں کی خوشی چاہی تھی۔ پھر یہ سب کیا ہو گیا؟ اور دانین اسکا کیا؟ اس کی کیا حالت ہو گئی تھی۔ اس سب کا زمہ دار وہ کہیں نہ کہیں خود کو سمجھ رہا تھا۔ لیکن اصل حقیقت کیا تھی؟ وہی جو سامنے ہے؟ وہی جو ہر ایک کی زبان پر ہے؟ وہی جو سب سمجھ رہے ہیں؟ نہیں! حقیقت تو سات پردوں میں چھپی بیٹھی تھی۔ جس تک پہنچنے کے لیے بہت کچھ ابھی کھونا باقی تھا!

www.novelsclubb.com

عام دنوں کے مقابلے میں آج مری میں زیادہ سردی تھی۔درختوں کے ہرے پتوں کو چھوتی سرد ہوا کے لیے راستہ آج بند تھا۔آج بھی اس سفید گھر میں ہو کا عالم تھا۔ہر کوئی اس ایک شخص کی یادوں میں ہر وقت کھویا رہتا تھا جو اپنی خوشبو سب کے دلوں میں بسا کر خود مٹی تلے جا سویا تھا۔دانین کو سانی نے دودھ۔پلا کر نیند کی دوائی دے دی تھی جس کے بعد وہ گہری نیند سو کر اب تقریبا رات کے گیارہ بجے اٹھی تھی۔دیوار سے ٹیک لگائے وہ کھڑکی سے نظر آتے مناظر کو دیکھتے ہوئے وہ یادوں کے سمندر میں ڈوبی ہوئی تھی۔ہاں! اسی شخص کی یادیں جو دانین کی روح کو تو اپنے ساتھ ہی لے گیا تھا۔اس سمندر کی گہرائی میں جائیں تو اندر کے مناظر کچھ یوں تھے۔

(بادلوں سے ڈھکے آسمان کے نیچے وہ دونوں اپنے لان میں کھڑے تھے جہاں عیسی' اپنے چہرے پر دنیا جہاں کی حیرت سموئے،ہاتھ میں آئس کریم پکڑے دانین کو دیکھ رہا تھا۔

"کیا مطلب دانین؟تم واقعی آئس کریم نہیں کھاتی؟"عیسی' نے یہ سوال کوئی تیسری دفعہ پوچھا ہوگا۔دانین ایک دفعہ پھر کھلکھلا کر ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں عیسی 'میں سچ میں آئس کریم نہیں کھاتی !"دانین نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے !"عیسی 'نے سر جھٹک کر اپنی آئس کریم سے ایک بائٹ لیتے ہوئے کہا جو پہلے سے آدھی کھائی ہوئی تھی۔

"اس میں حیرت کی کیا بات ہے ؟ مجھے بس میٹھا نہیں پسند۔ کبھی بہت دل چاہ رہا ہو تو تھوڑی سی کھا لیتی ہوں۔"

"میں نے پہلی لڑکی ایسی دیکھی ہے جو آئس کریم نہیں کھاتی۔ ورنہ لڑکی ہو اور آئس کریم نہ کھائے میں مان ہی نہیں سکتا۔ بھئی مجھے تو بہت پسند ہے آئس کریم !" عیسی 'نے سنجیدگی سے کہا۔ وہ بولنے کے ساتھ ساتھ اپنی آئس کریم ختم کر چکا تھا۔ اور اب دوسری، جو وہ دانین کے لیے لایا تھا، وہ کھانا شروع کر دی۔

www.novelsclubb.com

"میں ذرا مختلف ہوں نا اس لیے !"دانین نے مسکاہٹ دبا کر کہا۔

"لیکن میں کیا کروں۔ میں نے تو سوچا تھا ہر روز اپنی بیوی کو آئس کریم کھلاءوں گا۔ لڑکی تم نے میرے خواب توڑ دیے !"چمچ سے دانین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عیسی 'نے مصنوعی افسوس کے ساتھ کیا تو دانین نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے

دیکھا اور آئس کریم عیسی' کے ہاتھ سے اچک لی۔ لمحے کا کھیل تھا۔ عیسی' نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"دانین میری آئس کریم واپس کرو۔" عیسی' نے نرمی سے کہا۔ تو دانین سر نفی میں ہلاتے ہوئے پیچھے قدم لینے لگی اور آنکھیں پٹپٹا کر بولی۔

"اصل میں میرے شوہر کو اپنی بیوی کو آئس کریم کھلانے کا بہت شوق ہے۔ اتنی سی تو خواہش میں پوری کر ہی سکتی ہوں نا۔" دانین کہتے ہی اندر بھاگ گئی۔ پیچھے عیسی' 'دانین، دانین' کرتا رہا گیا۔ اس کی حرکت پر عیسی' ہلکا سا مسکرایا اور بالوں میں ہاتھ پھیر دانین کے پیچھے اندر کی جانب بڑھ گیا۔)

ماضی کے بادل دروازے پر ہونے دستک پر جھٹے۔ گردن موڑ کر اس نے دروازے کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی میں اندر آجاؤ؟" صدافہ کی بھیگی آواز پر دانین چونکی اور آنسو سے تر چہرہ صاف کر کے بیڈ کی جانب بڑھی۔

"آجاؤ صدافہ!" بیڈ پر بیٹھتے ہوئے وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی تھی۔ خود دانین کی طبیعت بھی خراب تھی جس کی وجہ سے بہت ویکنس فیل کر رہی تھی۔ ہلکا دروازہ

کھول کر صدافہ اندر آئی اور اپنے پیچھے دروازہ بھی بند کر دیا تھا۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ دانین کے پاس اس سے تھوڑے فاصلے پر بیٹھ گئی۔ دانین نے اسے بغور دیکھا جو گزرے دنوں میں اتنی کمزور ہو گئی تھی کہ اس کے ہاتھوں اور چہرے کی ہڈیاں واضح ہونے لگی تھیں، ہونٹ خشک ہو گئے تھے جبکہ آنکھیں بری طرح سوج چکی تھیں اور اس کے باوجود اس وقت بھی ان میں نمی تیر رہی تھی۔ بالوں کو رف سے جوڑے میں باندھا ہوا تھا جس کی بہت سے آوارہ لٹیں دوپٹے سے جھانکتی چہرے پر آ رہی تھیں۔ سکن کلر کے شلوار قمیض میں ملبوس، سرخ ناک اور پٹھانی نقوش کے ساتھ بہت پر کشش لگ رہی تھی۔ اس کو دیکھ کر دانین کو اس پر بہت پیار آیا۔

"ماءل کہاں ہیں تمہارے کمرے میں تھی نا؟" دانین نے بات شروع کی۔

www.novelsclubb.com

"وہ حماءل۔۔وہ سو گئی۔" سر جھکائے اس نے دھیمی آواز میں کہا۔ کمرے گھڑی کی ٹک ٹک کی آواز گونج رہی تھی۔ دانین نے اسے بغور دیکھا جو سر جھکائے انگلیاں مروڑ رہی تھی۔

"تم کیوں نہیں سوئی؟"

"نیند نہیں آرہی۔"اس کی آواز پل میں نم ہوئی تھی۔دانین نے گہرا سانس لیا۔

"امی کہاں ہیں؟"دانین نے آمنہ کا پوچھا۔

"وہ ان کی طبیعت بہت۔۔بہت زیادہ خراب ہوگئی تھی تو۔۔نیند کی دوا دے کر سلا دیا ہے۔"

"تمہیں نیند کیوں نہیں آرہی؟"جواب جاننے کے باوجود دانین نے پوچھا۔وہ جانتی تھی کہ وہ ادھر کیوں آئی ہے۔کیونکہ یہ عیسی' کا کمرا تھا۔اس کمرے کی ہر چیز میں عیسی' کی خوشبو بسی تھی۔خود وہ بھی تو اس لیے باہر نہیں نکلتی تھی۔

"بھائی کی۔۔بھائی کی بہت یاد آرہی ہے۔"صدافہ نے سر اٹھا کر کہا۔آنسو اب اسکی آنکھ سے پھسل کر گر رہے تھے۔کمرے میں گھڑی کی 'ٹک،ٹک' کے ساتھ صدافہ کی ہچکیوں کی گونج بھی سنائی دے رہی تھی۔دانین نے آنکھیں بند کر کے کھولیں اور آنسوؤں کو پیچھے دھکیل کر اس نے صدافہ کی طرف دیکھا۔

"ادھر آءو!"دانین نے نرمی سے پکارہ۔صدافہ تو جیسے اسی دعوت کی منتظر تھی فوراً دانین کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی اور دانین کے پہلو میں منہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔دانین سے اب ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا۔لیکن وہ اس کے سامنے

نہیں روسکتی تھی۔ دانین نے نرمی سے صدافہ کے بالوں میں انگلیاں چلانا شروع کر دیں۔ آہستہ آہستہ صدافہ کی ہچکیاں دم توڑنے لگیں۔ اس نے پلکیں اٹھا کر دانین کو دیکھا۔

"بھابھی! بھائی ایسے کیسے چلے گئے؟ ان کو نہیں پتہ کہ میں اور امی ان کے بغیر نہیں جی سکتے؟ ان کو نہیں پتا؟ بھابھی مجھے لگتا ہے کہ میں مر جاءوں گی۔ میں مر جاءوں گی!" صدافہ کی ہچکیوں نے ایک دفعہ پھر زور پکڑ لیا تھا۔

"اور میں بھی پوچھنا چاہتی ہوں کہ اگر اس کو میرے لیے چن لیا گیا تھا تو واپس کیوں بلا لیا گیا۔ لیکن! ہر چیز پوچھی نہیں جاتی نا ہر چیز کا جواب مل جاتا ہے۔ کچھ سوال ادھورے ہی رہ جاتے ہیں۔" دانین دل میں صدافہ سے مخاطب ہوئی۔ وہ چاہ کر بھی اللہ سے شکوہ نہیں کر سکتی تھی۔ اسے صبر کرنا تھا۔ اس آزمائش میں اللہ سے مدد مانگنی تھی۔ کتنی عجیب بات ہے نا کہ اللہ انسان کو آزمانے کے لیے اسے آزمائش دیتا ہے لیکن اپنے بندے کی ایک پکار پر اس کی مدد کرتا ہے۔

"شش۔۔۔ صدافہ ایسے نہیں کہتے۔ یہ ہی تو آزمائش کا وقت ہے۔ یہ ہی تو اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کا وقت ہے۔ یہ ہی تو وقت ہے اللہ پر بھروسہ کرنے

www.novelsclubb.com

کا۔اسی وقت تو تمہاری اللہ سے محبت اور ایمان کا حساب لگایا جائے گا۔دکھ کے بادل تو ہر کسی پر گرجتے ہیں لیکن ان سے خوف ذدہ صرف کمزور لوگ ہوتے ہیں۔ اللہ کبھی پسندیدہ چیز دے کر تو کبھی لے کر آزماتا ہے لیکن جن سے لے کر آزمایا جاتا ہے وہ اکثر ہار جاتے ہیں۔تم نے ہارنا نہیں ہے صدافہ !"دانین کے لفظوں میں صدافہ کھو سی گئی تھی۔پھر پلک جھپک کر گویا ہوئی۔

"پر اللہ تو انسان کی برداشت کے مطابق اسے آزماتا ہے۔تو مجھے۔۔ مجھے اتنی بڑی آزمائش کیوں دے دی؟میں یہ برداشت نہیں کر سکتی۔میں اتنی مضبوط نہیں۔ پہلے بابا اور اب بھائی۔مجھے لگتا ہے کہ میں خود کو ہی ہار جاؤں گی!"صدافہ نے شکوہ کن نظروں سے اسے دیکھا۔

"انسان کی سوچ کی حدود بہت چھوٹی ہیں۔وہ اپنی برداشت کا نہیں بتا سکتا۔وہ اپنی سوچ کے مطابق بتاتا ہے۔لیکن اللہ !اس کی شان بہت اونچی ہے۔۔۔بہت اونچی۔ وہ انسان کی برداشت کی اصل حد جانتا ہے۔اسی کے مطابق اسے آزمائش دیتا ہے۔ انسان اپنی سوچ کے ترازو میں حالات کو تول کر اللہ سے بدگمان ہو جاتے ہیں۔جبکہ یہ سوچتے ہی نہیں کہ اللہ کی شان کتنی اونچی اور مرتبہ کتنا بلند ہے۔یہ

www.novelsclubb.com

بھی بھول جاتے ہیں کہ وہ ہم سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔انسان ہے نہ۔۔۔ایک نہ ایک زندگی کی ٹھوکر پر خود پرست ہو جاتا ہے۔یہ تواسکی فطرت میں ہے۔پھر یاد رہتا ہے تو بس اپنی ذاتی اور اپنا غم !"دانین صدافہ کے بالوں میں انگلیاں چلاتی ہوئی مسلسل بول رہی تھی۔ایک نظر صدافہ کو دیکھا جو اسکی گود میں سر رکھے پنکھے کو گھور رہی تھی۔دانین نے دوبارہ بولنا شروع کیا۔

"اللہ کو شاکر بہت پسند ہیں۔انسان کو جب تک ملتا ہے وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے لیکن جب اس سے کچھ چھن جاتا ہے تو اس کا غم لے کر بیٹھ جاتا ہے اور اللہ سے شکوے کرنا شروع کر دیتا ہے۔اس ایک چیز کے غم میں اللہ کی باقی نعمتوں کو فراموش کر دیتا ہے۔اس ایک چیز کے شکوے میں باقی نعمتوں کا شکر ادا کرنا تو بھول ہی جاتا ہے !"صدافہ نے نظروں کا زاویہ بدل کر دانین کی طرف دیکھا جو ابھی اور کہہ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اگر عیسی'اور بابا چلے گئے ہیں تو کیا جینے کی وجہ ختم ہو گئی؟ تمہارے پاس ایک ماں بھی تو ہے صدافہ !اور یقین مانوں ماں اللہ کی بہت انمول نعمت ہے۔بہت سے

لوگ اس سے بھی محروم ہیں۔ تم ان کی ذات کو فراموش تو نہیں کر سکتی نا۔ صدافہ ادھر دیکھو!" دانین نے اسکا چہرا اپنے ہاتھوں میں پکڑا۔

"وہ بھی تو ماں ہیں۔ انھوں نے بھی تو پہلے شوہر اور اب بیٹا کھویا ہے۔ تو کیا وہ بھی زندگی سے منہ موڑ لیں؟۔ کیا وہ بھی موت مانگ لیں؟ صدافہ ان کو تمہاری ضرورت ہے۔ ان کے پاس جاءو! ان کو اپنے ہونے کا احساس دو! انھیں بتاءوں کہ ان کے پاس جینے کی ابھی ایک اور وجہ باقی ہے!" دانین کے الفاظ۔ صدافہ کے دل پر لگے تھے۔ صحیح تو کہہ رہی تھی وہ۔ اور صدافہ سے بہتر اور کون جانتا تھا کہ آمنہ کو تو اپنے بچوں سے عشق تھا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ ان کی حالت کیسی ہوگی؟ انھوں نے یہ غم کیسے سہا ہوگا۔ بے ساختہ اس کی آنکھ سے دو موتی گال سے پھسل کر دانین کے دوپٹے میں جذب ہوئے۔ دانین نے اسکی حالت دیکھ کر اسکے سر پر پیار کیا اور اسکا چہرہ صاف کر کے بولی۔

"چلو صدافہ اب سو جاءو! اور صبح ہوتے ہی امی کے پاس جانا۔ اور اب اللہ سے شکوہ نہیں کرنا۔ صرف صبر کی دعا مانگنا! عیسی 'بھی تو ہمیشہ یہی کہتے تھے!" آخر میں اسکی آواز میں نمی گھل گئی۔ صدافہ نے بھی نم آنکھوں سے سر ہلایا اور آنکھیں موند

www.novelsclubb.com

لیں۔دانین بیڈ کی پشت سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی جبکہ صدافہ نے ابھی بھی دانین کی گود میں سر رکھا ہوا تھا۔ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ ایک دفعہ پھر صدافہ کی سسکیاں کمرے میں گونجنے لگیں۔صبر کرنا اتنا آسان نہ تھا۔آنکھیں بند ہوتے ہی اس شخص کی یادیں حواسوں پر سوار ہونے لگتیں۔دانین نے آنکھیں کھولیں اور آگے ہو کر صدافہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور تلاوت شروع کی۔

"

والضحی ۝ والیل اذا سجی ۝

(آفتاب کی روشنی کی قسم۔اور رات کی (تاریکی کی) جب کے وہ چھا جاے۔)

ماودعک ربک وما قلی ۝

www.novelsclubb.com

(اے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور تمہارے پروردگار نے نہ تو تمہیں چھوڑا اور نہ (تم سے) ناراض ہوا)

والاخرہ خیر لک من الاولی ۝

(اور آخرت تمہارے لیے پہلی (حالت یعنی دنیا) سے کہیں بہتر ہے)

ولسوف یعطیک ربک فترضی' ○

(اور تمہیں پروردگار عنقریب وہ کچھ عطافرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔)

الم یجدک یتیما فاٰوی ○

(بھلا اس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی؟(بے شک))

ووجدک ضالا فھدی' ○

(اور رستے سے ناواقف دیکھا تو راستہ دکھایا)

www.novelsclubb.com

ووجدک عاءلا فاغنی ○ فاما الیتیم فاتقھر ○

(اور اس نے تمہیں تنگ دست پایا تو غنی کر دیا۔ تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا۔)

www.novelsclubb.com

واما السائل فلا تنہر ◯ واما بنعمۃ ربک فحدث ◯

(اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا۔ اور اپنے پروردگار کی نعمت (یعنی وحی) کو بیاں کرتے رہنا۔)"

صورہ سنتے ہوئے ایسا سکون روح میں اتر کے صدافہ دو منٹ میں نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی۔ صدافہ کا سر تکیے پر منتقل کر کے دانین نے اپنا سر گھٹنے پر رکھا اور اپنے گرد بازو پھیلا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ کب کے رکے آنسو بہہ نکلے۔ ضبط پھر ٹوٹ گیا۔ رونے کے ساتھ وہ ہلکا ہلکا کانپ بھی رہی تھی۔ "عیسی!" اسکے منہ سے سسکی نکلی۔ صدافہ کی نیند کے ڈر سے دانین نے اپنے دونوں ہاتھ منہ پر زور سے رکھ کر آواز کو دبا دیا آنکھیں میچ کر وہ کافی دیر تک روتی رہی۔ روتے روتے کب اسکی آنکھ لگ گئی اسے پتا ہی نہ چلا۔

www.novelsclubb.com

صبح اٹھ بجے کے قریب صدافہ کی آنکھ کھلی تو خود کو دانین کے بستر میں پایا۔ کمرے میں طلوع ہوتے سوج کی کرنیں کھڑکی سے جھانک رہی تھیں۔ چاروں طرف نظر

گھما کر جیسے وہ خود کو ذہنی طور پر جگا رہی تھی تب اس کی نظر دوسری طرف لیٹی دانین کی طرف ٹھہری جو نماز کے سٹائل میں دوپٹہ اوڑھ کر شاید نماز پڑھ کر سو رہی تھی۔ صدافہ تھوڑا سا آگے کھسکی اور دانین کے چہرے پر ہاتھ پھیرا جو نور سے چمک رہا تھا لیکن اس پر آنسوءوں کے مٹے مٹے نشان تھے۔ صدافہ نے آگے بڑھ کر دانین کا ماتھا چوما اور بیڈ سے نیچے اتر گئی۔ پاءوں میں سلیپر اڑس کر باہر جانے لگی۔ اس کا ارادہ آمنہ کے پاس جانے کا تھا۔ پھر اس خیال سے کہ دانین کے دونوں بھائی بھی گھر میں ہیں چہرے پر نقاب اوڑھ لیا۔ دروازے کے ناب پر ابھی ہاتھ ہی رکھا تھا کہ دروازہ خود ہی کھل گیا اور یوسف اندر آیا۔ صدافہ بے سانس دو قدم پیچھے ہٹی۔ دونوں کی ٹکر ہوتے ہوتے بچی تھی۔ یوسف خود شرمندہ کھڑا تھا۔ اسے کیا پتا تھا کہ اندر صدافہ بھی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"سوری۔۔ وہ مجھے نہیں پتا تھا۔۔۔ میں تو دانی کے لیے ناشتہ لایا تھا۔" رک رک کر بولتا وہ صدافہ کو وضاحت دے رہا تھا۔ صدافہ خود بھی کنفیوز ہو رہی تھی۔ اس نے کبھی انھیں آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا تھا بات کرنا تو بہت دور کی بات تھی۔ اسے تو ابھی اسی بات میں کنفیوژن رہتی تھی کہ ان میں سے یوسف کون ہے اور حسان کون۔

"نہیں۔۔۔کوئی بات نہیں !۔میں تو ویسے ہی باہر جا رہی تھی۔"صدافہ نے دھیمی آواز میں کہا تو یوسف نے سر اٹھایا اور نظریں سیدھی ان بھوری آنکھوں پر پڑیں جو بے چین نظروں سے دروازے کو گھور رہی تھیں۔دو لمحے کے لیے وہ سن سا ان آنکھوں کو دیکھتا رہا لیکن آگے ہی لمحے نظروں کا زاویہ بدل دیا۔یہ صرف دو لمحے کے لیے ہی ہوتا تھا۔صدافہ کی بے چینی دیکھ کر صفی سائڈ پر ہو گیا اور اسے گزرنے کے لیے جگہ دی۔صدافہ تو اسی انتظار میں تھی۔فوراسائڈ سے نکل کر باہر گئی۔گردن موڑ کر یوسف نے اسے جاتے دیکھا اور پھر سر جھٹک کر دانین کی طرف مڑا۔

✵✵✵✵✵✵✵✵✵✵

دروازہ کھول کر صدافہ اندر کمرے میں داخل ہوئی۔سامنے دیکھا تو آمنہ سجدے کی حالت میں تھیں۔شاید قضا نماز پڑھ رہی تھیں۔صدافہ سامنے صوفے پر جا کر بیٹھ کر ان کی نماز کے ختم ہونے کا انتظار کرنے لگی۔ایک منٹ۔۔۔دو منٹ۔۔۔تین منٹ۔۔۔پانچ منٹ۔۔۔لیکن وہ سجدے کی حالت سے نہ اٹھیں تو صدافہ پریشانی

www.novelsclubb.com

سے انکی جانب بڑھی۔اسے ڈر تھا کہ کہیں دوبارہ روتے روتے بیہوش نہ ہو گئیں ہوں۔اس نے پہلے ہلکا سا بازہ ہلا یا اور پکارہ

"امی!" لیکن آمنہ نہ اٹھیں۔۔صدافہ نے انھیں تھوڑا زور سے ہلا یا تو وہ ایک جانب لڑھک گئیں۔صدافہ نے بے ساختہ آمنڈ آنے والی چیخ کو دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر روکا۔پھر تیزی سے ان جانب بڑھی اور ان کا چہرہ تھپتھپانے لگی جو زرد پڑھ چکا تھا۔

"امی!۔۔امی۔!۔امی!" بدحواس ہو کر وہ چیخ رہی تھی۔اتنے میں دروازہ کھول کر دانین،سانی اور یوسف بھاگ کر اندر آئے۔شاید چیخنے کی آواز سن کر آئے تھے۔دانین نے صدافہ کو پکڑا۔سانی نے آمنہ بیگم کا ہاتھ پکڑا اور نبض چیک کرنے لگا۔

تھوڑی دیر بعد سانی نے ان کا ہاتھ چھوڑ دیا۔چہرہ اوپر کر کے خاموش نظروں سے دانین کو دیکھا اور دھیرے سے سر نفی میں ہلا دیا۔دانین نے بے ساختہ صدافہ کو خود میں بھینچ لیا جو شاید اب اپنے حواس کھو چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

تین دن بعد۔۔۔۔

"صدافہ اٹھ گئی؟" دانین نے کمرے میں داخل ہوتی حماءل سے پوچھا۔اس وقت سب دانین کے کمرے میں بیٹھے تھے۔دانین نے عائشہ بیگم کی گود میں سر رکھا ہوا تھا جبکہ سانی ایک طرف بیڈ پر ہی نیم دراز تھا اور یوسف صوفے پر ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔آمنہ بیگم کو گئے تین دن گزر گئے تھے لیکن صدافہ کی حالت سنبھل ہی نہیں رہی تھی۔ جیسے ہی ہوش میں آتی عیسی' اور آمنہ کو پکارنے لگ جاتی۔ عیسی' کی موت کے بعد تو وہ اپنے حواسوں میں تھی لیکن آمنہ بیگم کے جانے کے بعد تو وہ اپنے حواس ہی کھو چکی تھی۔ جب بھی جاگتی تو ایک ہی بات کہتی "وہ سب مجھے چھوڑ کر کیوں چلے گئے؟ مجھے بھی لے جاتے۔پلیز دانین بھابھی ان سے کہیں مجھے لے جائیں۔پلیز بھابھی!"۔دانین تو خود ابھی عیسی' کے جانے کے غم سے نہیں نکلی تھی۔سارا سارا دن وہ اللہ کی عبادت میں مصروف رہتی۔کیونکہ مرھم تو آخر اللہ کے کلام میں ہی ہے۔صدافہ کا خیال زیادہ تر حماءل اور اماں ہی رکھ رہے تھے لیکن جب ہوش میں ہوتی تو صرف دانین کے قابو آتی تھی۔دانین تو خود ایمان کو بے تحاشہ یاد کر رہی تھی۔اسے اس وقت ایمان کی کمی محسوس ہی رہی تھی۔وہ اس سے

www.novelsclubb.com

عیسی' کی بہت ساری باتیں کرنا چاہتی تھی۔ لیکن وہ پتا نہیں کہاں غائب تھی؟ آئی کیوں نہیں؟

"نہیں! ابھی بھی دوائی کے زیر اثر ہے۔ میں نے سوچا آپ کو بلا لوں کیونکہ اٹھتے ہی بے قابو ہو جاتی ہے۔ دانین آپی مجھ سے اس کی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی۔

"حمائل نے آخر میں دکھ سے کہا۔ اس پہلے دانین کوئی جواب دیتی اماں بول اٹھیں۔

"مجھے بھی بہت دکھ ہوتا ہے۔ اتنی نازک اور معصوم سی ہے۔ کیسے مرجھا گئی ہے۔ اللہ اسے صبر دے! دانین تم بھی اس کے ساتھ رہا کرو۔ وہ ہم سب کو اجنبی سمجھتی ہے۔ صرف تمھیں وہ اپنا سمجھتی ہے۔ بیٹا اگر اس کو نیند نہیں آتی اسے اپنے سلایا کرو۔ ایسے وہ ٹھیک نہیں ہو گی۔ سمجھ رہی ہو نا؟" عائشہ بیگم نے دانین کے بال سہلاتے ہوئے کہا تو دانین نے سمجھ کر سر ہلا دیا۔ یوسف نے خاموش نظروں سے پہلے ماءل اور پھر عائشہ بیگم کو دیکھا۔ اسے صدافہ کے لیے بہت تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔ یوسف کی سوچوں کا تسلسل سانی کی آواز نے توڑا جو دانین سے کہہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دانی کل میرے ساتھ ڈاکٹر کے چلنا۔میں ڈاکٹر سے وقت لے لیا ہے۔"سانی نے سنجیدگی سے کہاتو دانین نے نا سمجھی سے گردن موڑ کر اسے دیکھا۔

"ڈاکٹر؟وہ کیوں؟"

"کیا مطلب کیوں؟اپنی حالت دیکھو!کتنے چکر آرہے ہیں تمہیں۔وائمٹینگ وہ الگ۔کھانا تم نہیں کھارہی۔کیا کر رہی ہو اپنے ساتھ؟کچھ رحم کرو اپنے اوپر دانین۔ہمیں تکلیف مت دو!"آخر میں سانی کی آنکھوں میں نمی چمکی تھی۔اس کی بات پر دانین نے آنکھیں چرائیں۔اس سے پہلے کہ سانی کچھ اور کہتادروازے پر دستک ہوئی۔اجازت ملنے پر ملازمہ اندر آئی۔

"وہ دانین جی۔باہر کوئی صاحب آئے ہیں۔"

"کون آیا ہے؟"دانین نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"سمیر بھائی ہوں گے یا فرحان بھائی۔وہی دونوں تقریباہر روز آتے ہیں۔"یوسف کے کہنے پر دانین نے سر ہلادیا۔وہ فرحان کو جانتی تھی۔وہ عیسی'اور سمیر کا مشترکہ دوست تھا۔شادی پر اور اسکے علاوہ بھی اس سے دو تین بار ملی بھی تھی۔عیسی' کے دوست بھی عیسی' کی ہی طرح سنجیدہ تھے۔عیسی'اور مرحان تو باتوں پر مسکرادیتے

تھے لیکن سمیر بہت کم مسکراتا تھا۔ عیسی 'تو تھوڑا بہت مذاق کر لیتا تھا صدافہ اور دانین سے لیکن سمیر نہیں کرتا تھا۔ اس کی ذات ایک پہلی ہی تھی۔ جو نا جانے کب کھلنی تھی؟

"نہیں صاحب جی! وہ عیسی 'صاحب کہ دوست ہیں اور اپنا نام خضر بتا رہے۔"

'خضر' کے نام پر دانین نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔ اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔ خضر ہی تو تھا جس کا دانین کو بہت انتیظار تھا۔ دانین کے پاس سوالوں کی لمبی قطار تھی۔ جن کا جواب صرف اور صرف خضر دے سکتا۔

"کہاں ہیں وہ؟"

"میں نے نیچے لاءونج میں بیٹھا دیا ہے۔" ملازمہ نے سر جھکائے کہا۔ دانین کا دل چاہا کہ وہ نیچے جائے لیکن وہ نہیں جا سکتی تھی۔ اس کی عددت چل رہی تھی۔ دانین مایوس ہو کر واپس لیٹ گئی۔

"اچھا۔ ہم دیکھتے ہیں۔ اٹھ صفی!" سانی نے دانین سے کہتے ہوئے یوسف کو اٹھایا اور باہر نکل گئے۔ حماءل خود بھی تھک گئی تھی اس لیے دانین کے ہی بیڈ پر آ نے لیٹ گئی اور آنکھوں پر بازو رکھ لیا۔ عائشہ بیگم اٹھ کر واش روم چلی گئیں۔ دانین

اٹھ کر کھڑکی کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد کو پورچ میں سانی اور یوسف کے ساتھ ایک اور وجود تھا۔ دانین نے چہرے کے آگے دوپٹہ کر کے خضر کو دیکھنا چاہا۔ سکائے بلیو شلوار قمیض میں ملبوس، ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی جبکہ بازو پر پلاسٹر چڑھا ہوا تھا۔ چال میں کمزوری کے باعث تھوڑی لڑکھڑاہٹ تھی جبکہ چہرے پر بھی ہلکے ہلکے کٹ کے نشان تھے۔ کالے ہلکی بال ہوا کے باعث اڑ رہے تھے۔ صاف رنگت اور نرم تاثرات والا وہ شخص ویسا ہی خضر تھا جیسا عیسی' بتاتا تھا۔ اب وہ دونوں سے گلے مل رہا تھا۔ اپنی گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بیٹھتے ہی ڈرائیور زن سے گاڑی بھگا لے گیا۔ دانین کی نظروں نے دور تک اس گاڑی کا پیچھا کیا۔

"دانی صدافہ اٹھ گئی ہو گئی۔ اس کے پاس چلی جاءو۔" عائشہ بیگم کی آواز پر دانین پیچھے مڑی اور سر ہلا کر صدافہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

ہلکا سا دروازہ کھول کر دانین اندر داخل ہوئی تو سامنے صدافہ دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے، گھٹنوں پر سر رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔ دانین کو حیرت ہوئی ورنہ وہ تو اٹھتے ہی

چیخنے لگ جاتی۔ پھر آج کیا ہوا؟ دانین چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے صدافہ کے ساتھ ہی زمین پر جا بیٹھی۔ لیکن صدافہ نہ ہلی۔ دانین نے گردن موڑ کر اسے دیکھا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"صدافہ! کچھ چاہیے؟" دانین سے کچھ بن نا پایا تو یہ پوچھ لیا۔ اس کی آواز پر صدافہ نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

"ہاں۔۔۔ ہاں نا۔۔ چاہیے۔۔۔ ماں!۔۔ ماں چاہیے مجھے!۔۔ ماں۔۔ لا دیں گی؟" صدافہ کے چہرے پر امید کے رنگ نمایاں تھے جیسے دانین سچ میں لا سکتی ہے؟ بھوری آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو تھے جبکہ اس کی پلکوں پر دو موتی چمک رہے تھے۔ وہ کمزور سے کمزور تر ہوتی جا رہی تھی۔ آنکھیں بری طرح سوج چکی تھیں۔ چہرہ اب بالکل زرد ہو گیا تھا۔ اور ہونٹ بالکل خشک۔ دانین کے سمجھانے پر ہی تو وہ سنبھل گئی تھی کہ ابھی اس کے پاس جینے کی ایک اور وجہ باقی ہے لیکن اب تو جیسے ساری امیدیں ٹوٹ گئی تھیں۔ اب تو کوئی وجہ نہیں رہی تھی۔ دانین نے دکھ سے اسے دیکھا جو امید سے اسے دیکھ رہی تھیٔ۔ پھر آگے بڑھ کر صدافہ کو گلے لگا لیا۔ صدافہ نے آنکھیں بند کر لیں اور آنسوؤں کو بہنے دیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں لا سکتی نا؟" صدافہ نے ہنوز گلے لگے ہوئے ہی کہا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے؟"

"ناممکن!" صدافہ کی آواز بھرا گئی۔

"جب جانتی ہو کہ انسان بے بس ہے تو کیوں پوچھا؟"

"اس امید سے کہ آپ دل رکھنے کو ہاں کہہ دیں گی تو شاید اندر کی تکلیف کم ہو جائے۔ شاید اس دل کو ایک امید مل جائے جینے کی۔" صدافہ نے دھیمی آواز میں کہا۔ دانین سے الگ ہو کر وہ دانین کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔ اور آنکھیں موند لیں جیسے یہاں اسے سکون مل رہا ہو۔

"جب امید ٹوٹتی تو اور زیادہ دکھ ہوتا۔" دانین نے اسکے بال سہلاتے ہوئے کہا تو صدافہ کی آنکھ سے آنسو نکل کر زمین کو تھیلا کرنے لگے لیکن صدافہ نے آنکھیں نہیں کھولیں۔

"اچھی بات ہے نا۔ پھر. میرے اندر باقی تھوڑی سی جان بھی دم توڑ دیتی اور میں ہمیشہ کے لیے اس تکلیف سے نجات پا لیتی اور سکون سے جا ملتی۔"

"اور اللہ ؟اس کا کیا؟۔۔۔اللہ نے یہاں ہمیں ایک مقصد سے بھیجا ہے۔وہ بھول جاتی ؟ان کا کیا؟وہ لوگ اللہ کی امانت تھے صدافہ اللہ کے پاس واپس چلے گئے۔
"

"میں بھی تو اللہ کی امانت ہوں۔مجھے کب بلائے گا وہ ؟مجھے پتا ہے وہ دونوں میرا انتیظار کر رہے ہوں گے۔میں بھی انتیظار کروں گی کہ کب میرا بھی بلاوا آئے گا اور میں ان سے جاملوں گی۔"صدافہ نے سر اٹھا کر دانین کو دیکھا جسکا بالوں میں چلتا ہاتھ ساکت ہو گیا تھا۔

"اور مجھے پتا ہے کہ آپ بھی انتیظار ہی کر رہی ہیں۔ہے نا؟"دانین نے آنکھیں چرائیں۔اسے حیرت ہوئی۔اس نے تو کچھ ایسا نہیں کیا تھا جس سے انھیں پتا چلتا۔پھر صدافہ اور سانی کو کیسے پتا چلا؟

"لیکن میں نے اپنی زندگی تو نہیں روکی۔"

"میرا دل نہیں چاہتا کسی سے بات کرنے کو!"صدافہ نے بے چینی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم بیٹھو گی تو سب سے بات چیت ہو گی نا۔اور حماءل اتنی پریشان ہے تمہارے لیے۔ایسا کب تک چلے گا؟"دانین نے صدافہ کو نرمی سے کہا تو اس نے دانین ہاتھ پکڑ کر سینے سے لگایا۔

"مجھے۔۔۔مجھے سب اجنبی لگتے ہیں۔۔۔بات نہیں ہوتی مجھ سے۔۔حماءل سے کر لیتی ہوں لیکن اور کس سے کروں؟۔"صدافہ نے دانین کے پہلو میں منہ چھپاتے ہوئے کہا۔تو دانین نے صدافہ کے سر پر پیار کیا۔

"صدافہ تم میرے عیسی'کی امانت کو!اور میرے لیے بہت قیمتی ہو۔میں عیسی' سے کیا کہوں گی جب وہ مجھ سے کہیں گے کہ اس کی بہن کی آنکھ میں آنسو کیوں آئے؟"دانین کے کہنے پر صدافہ نم آنکھوں سے مسکائی۔

"ان سے کہیئے گا کہ وہی تو وجہ ہیں اب آنسوءوں کی!"

www.novelsclubb.com

"صدافہ اس دنیا میں ہمیں آزمائش کے لیے بھیجا گیا ہے۔ہمیں ان سے گزرنا ہے۔ان کو برداشت کرنا ہے۔صبر کرنا ہے۔اللہ سے دعا کرنی ہے آسانی کی، حوصلے کی،مدد کی۔ایسے نہ کرو صدافہ!اپنی صحت پر دھیان دو۔ایسے اللہ ناراض ہوتا ہے۔اس نے تم سے کچھ لیا ہے تو اس سے بھی بہترین نوازے گا۔ہمیں بس

انتظار کرنا ہے۔اور ایسے اپنے آپ سے لاپرواہ ہو کر نہیں !"دانین نے صدافہ کے ماتھے سے بال ہٹاتے ہوئے کہا۔

"ایک شرط پر اپنا خیال رکھوں گی۔"

"کیسی شرط ؟"دانین نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"آپ کل ہی ہسپتال جائیں گی۔اور اپنا خوب سارا خیال رکھیں گی۔کیونکہ اس دنیا میں مجھے آپ کے علاوہ سب اجنبی لگتے ہیں۔پلیز اپنا رکھیں۔۔۔میرے لیے ۔۔پلیز !۔۔۔۔۔رکھیں گی نا؟"صدافہ نے نم آنکھوں کے ساتھ کہا تو دانین نے محبت سے اسے دیکھا۔دانین نے سر اثبات میں ہلا کر صدافہ کو زور سے گلے لگا لیا ۔ صدافہ اس کے پاس عیسی 'کی امانت تھی جس کا وہ دل و جان سے خیال رکھے گی۔

www.novelsclubb.com

اگلی صبح مری میں بہت خوشگوار اتری تھی۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے، پہاڑوں کے حسین مناظر، گھنے درخت، ان میں بسے شہری اور ان کے سنہرے گیت۔بہت دلکش منظر تھا۔لیکن شاید اس سفید گھر کے مکین کے دلوں کے موسم سے بالکل

مختلف۔ خاموشی کا راج جو پچھلے ایک ہفتے سے چلا آرہا تھا آج اس کے بر عکس اس گھر میں تھوڑا شور محسوس ہورہا تھا۔ یہی شور سفید گھر کے پورچ میں داخل ہونے والی کالی میں بیٹھے نفوس نے محسوس کیا تھا۔ دانین کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تو فورا گاڑی کا دروازہ کھول کر نکلی اور اندر کی طرف تیز قدموں سے بڑھ گئی۔ عائشہ بیگم بھی اس کے پیچھے ہی گئی تھیں۔ سانی نے ڈرائیونگ سیٹ سے اتر کر سامنے کھڑی گاڑی کو دیکھا تو گارڈ سے پوچھا۔

"اکبر بابا کون آیا ہے؟"

"جی وہ بیگم صاحبہ کی کوئی رشتے دار آئی ہیں۔" گارڈ کی بات سن کر سانی سر ہلایا اور گاڑی سے سامان نکال کر اندر کی جانب بڑھ گیا۔

✷✷✷✷✷✷✷

www.novelsclubb.com

"دیکھیں! آپ سے میں تمیز سے بات کر رہی ہوں تو آپ چیخ کیوں رہی ہیں؟ ابھی دانین آپی اور اماں کو آنے دیں پھر بیٹھ کر بات کر لیجئے گا۔"

دانین نے جیسے ہی اندر قدم رکھا تو سامنے حماءل سہمی ہوئی صدافہ کے آگے کھڑی سخت لہجے میں سامنے کھڑی عورت سے کہہ رہی تھی۔ وہ عورت شکل سے پٹھانی

معلوم ہو رہی تھی جبکہ چہرے پر ناگوار کے تاثرات تھے۔ اس عورت کے ساتھ دو اور عورتیں اور ایک جوان مرد بھی تھا۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں ؟" عائشہ بیگم کی بلند آواز پر سب نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں دانین اور اماں کھڑے تھے جبکہ دروازے سے سانی اندر داخل ہو رہا تھا۔ ان سب کو دیکھ کر ماءل نے سکھ کا سانس لیا کیونکہ اب اس سے ان لوگوں کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔ دانین کو دیکھ کر تو جیسے صدافہ میں جان آگئی تھی۔ بھاگ کر وہ دانین سے جا لگی۔ دانین نے اس کو اپنے حصار میں لے کر اس کا سر تھپتھپایا۔

"اماں یہ لوگ صدافہ کو زبردستی لے کر جانے لگے تھے۔ شکر ہے آپ آگئیں۔"

حماءل بھی فوراً عائشہ بیگم کے پاس آئی جن کے تاثرات بہت سخت تھے۔ حماءل کی بات پر سامنے کھڑی عورت نے آنکھیں گھمائیں۔

www.novelsclubb.com

"کون ہیں آپ لوگ؟ میں نے آپ لوگوں کو آج تک نہیں دیکھا اور جہاں تک مجھے یاد ہے امی اور ابو کا کوئی بہن بھائی نہیں تھا۔ آپ لوگ کون ہیں ؟" دانین نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"دیکھوں لڑکی! میں آمنہ کی خالہ زاد ہوں۔ تو اس حساب سے صدافہ کی خالہ لگی۔ اللہ جنت نصیب کرے آمنہ، اسکے شوہر اور بیٹے کو۔ سارے ہی اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ صدافہ اکیلی رہ گئی ہے۔ اب لڑکیاں اکیلی تھوڑی رہ سکتی ہیں۔ میں اس کی خالہ ہوں اور اسے اب لینے آئی ہوں۔ یہ میرے ساتھ جائے گی۔" اس عورت کی بات پر دانین نے آنکھیں پھیلائیں۔ جبکہ صدافہ کی گرفت دانین کے گرد مضبوط ہوئی۔

"کیا مطلب اکیلی؟ اکیلی کیوں رہے گی؟ میں ابھی زندہ ہوں۔ یہ ہمارے ساتھ رہے گی۔ یہ ہماری فیملی کا حصہ ہے اب۔" دانین نے مضبوط لہجے میں کہا تو وہ عورت طنزیہ طور پر ہنسی۔

"بیٹا کس حیثیت سے ساتھ رہے گی؟ تمہارہ رشتہ اس گھر سے عیسی' پتر کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔ اب تمہارا اس سے یا اس گھر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تم سب اس کے لیے غیر اور اجنبی ہو۔ نہ کوئی خون کا رشتہ ہے نہ کوئی تعلق۔ ہم اس کے رشتے دار ہیں۔ یہ ہمارے ساتھ جائے گی۔ ورنہ میں پولیس کو بالوں گی۔"

اس عورت کی بات میں دم تھا۔ دانین کا واقعی صدافہ سے اب کوئی رشتہ نہ تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن عیسی 'کی موت کا لفظ سن کر دانین کا دل تڑپ اٹھا تھا۔ کتنی آسانی سے یہ لفظ اس عورت نے ادا کر دیے تھے یہ جانے بغیر کے اگلا کس اذیت سے گزرا ہو گا۔

دانین نے ایک نظر صدافہ کو دیکھا جس نے نم آنکھوں سے نفی میں سر ہلا دیا۔

"لیکن جانے کے لیے صدافہ کی مرضی درکار ہے۔اس کی مرضی کے بغیر آپ اسے یہاں سے لے کر نہیں جا سکتیں۔" یہ آواز سانی کی تھی۔اس کی آواز میں ایک رعب تھا جسے یہاں کھڑے ہر شخص نے محسوس کیا تھا۔سانی کی بات پر عائشہ بیگم نے صدافہ سے پوچھا۔

"بتاءوں بیٹا! آپ کیا چاہتی ہو؟" عائشہ بیگم کی نرم آسان پر صدافہ نے نم آنکھوں کے ساتھ سر میں ہلا دیا اور دانین کے پہلو میں منہ چھپا لیا۔صدافہ کے جواب پر وہ عورت بوکھلا گئی۔اس کے ساتھ آئی دوسری عورت کھڑے ہو کر سامنے آئی۔

"دیکھو صدافہ بیٹا! میں آپ کی خالہ ہوں۔ہم آپ کے اپنے ہیں یہ لوگ اجنبی ہیں ۔ایسے کیسے رہ سکتی ہو آپ یہاں۔دونا محرم بھی ہوتے ہیں اس گھر میں۔اور دونوں اجنبی۔ایسے لڑکیوں کا رہنا ٹھیک نہیں ہے۔معاشرہ خراب ہے۔ چلو آجاءو خالہ کے ساتھ چلو۔آمنہ کی بھی یہی خواہش تھی۔" دوسری عورت نیا حربہ استعمال کر

رہی تھی۔حالانکہ کہ وہ یہ کہتے ہوئے یہ بھول گئی تھیں کہ انکے گھر کے مرد بھی نامحرم ہی ہیں۔ ان کہ بات پر سانی کو بہت غصہ آیا وہ آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ دانین نے آنکھوں سے اشارہ کر کے روک دیا۔

"جی نہیں! آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔صدافہ کا نکاح کل میرے بیٹے سے ہے۔اب شوہر کے گھر تو وہ رہ ہی سکتی ہے نہ ؟"لاءونج میں عائشہ بیگم کی آواز گونجی تو سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔سب حیران تھے۔سوائے دانین کے۔اس نے بھی یہی سوچا تھا۔اب صدافہ کے لیےاس کے اپنے بھائی سے زیادہ قابل اعتبار شخص اور کون ہو سکتا تھا؟

"ایسے کیسے ؟اب بچی کے اوپر ماں کا سایا نہیں تو اب آپ زبردستی کریں گیں؟ بتاءوں بیٹا۔ہم تمہارے ساتھ ہیں۔تمہارا کیا فیصلہ ہے؟"وہ عورت جلدی سے صدافہ کے پاس آئی تو وہ دانین کے پیچھے چھپ گئی۔اس م عورت کی بات پر صدافہ نے دانین کو دیکھا جس نے اسے آنکھوں سے تسلی دی۔اور اشارہ کیا کہ وہ خود بولے۔

www.novelsclubb.com

"ممم۔۔میری۔۔مرضی۔۔میری مرضی شامل ہے!"لرزتیہوئی آواز میں وہ کہتی ہوئی دانین کے اندر دوبارہ چھپ گئی تو اس عورت کا رنگ فق ہوا۔اب تو کوئی فائدہ ہی نہیں رہا تھا۔اس لیے وہ لوگ منہ بناتے ہوئے خود ہی باہر چل دیے۔ان کے جانے کے بعد دانین نے صدافہ کو صوفے پر بٹھایا۔جو.نروس سی بیٹھ گئی کیونکہ سانی بھی ادھر ہی تھا۔اگر اس کے ساتھ عیسی 'یا آمنہ بیگم بھی ہوتیں تو وہ اتنا ناگھبراتی۔

"کیاہوا بھائی اتنا گرم ماب وہ کیوں ہورہا ہے؟ "اندر آنے یوسف کی آواز پر سب نے سے اٹھا کر اسے دیکھا۔یوسف اپنے گھر سے کچھ سامان لینے گیا تھا۔یوسف کے سوال پر سانی نے اسے آنکھوں سے اشارہ کیا کہ وہ بعد میں بتائے گا۔جس پر اس نے سر ہلادیا۔ہلکی سے گردن گھمائی تو نظر اس وجود پر پڑی جس نے خود کو سلب چادر میں ڈھانپا ہوا تھا۔نقاب سے جھانکتی بھوری آنکھیں،ان میں تیرتے موتی اور لرزتی پلکیں۔یوسف کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا لیکن ایسے کیسی بھی سحر کی جکڑ میں آنے سے پہلے وہ نظروں کا زاویہ بدل چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم یہ چھوڑو! یہ بتاءوں اتنی دیر کیوں لگ گئی؟" دانین کی آواز پر اس نے اس کی جانب دیکھا اور سانی کے ساتھ صوفے پر جا بیٹھا۔

"کچھ نہیں بس ایک دو مجھے بھی کام تھے۔ اور تم بتاءو ڈاکٹر نے کیا کہا؟ اور یہ دوائیوں کی جگہ مٹھائی کیوں لے آئی ہو؟" یوسف نے مٹھائی کے ڈبے سے گلاب جامن نکالتے ہوئے کہا اور سوالیہ نظروں سے دانین اور سانی کو دیکھا۔ یوسف کی بات پر سانی نے محبت سے دانین کو دیکھا۔

"وہ اس لیے گدھے کیونکہ ۔۔۔۔ تم ماموں بننے والے ہو!!" عائشہ بیگم کی بات پر یوسف کو کھانسی کا دورا پڑا۔ ماءل خوشی سے چیخ مار کر دانین کے گلے لگ گئی۔ جبکہ صدافہ اس کے تو آنسو ہی نہیں رک رہے تھے۔ یوسف کھڑا ہوا تو دانین بھی اس کے پاس آئی۔ یوسف نے ہاتھ پھیلائے تو دانین ان میں آ بسی۔ یوسف بہت دیر تک دانین کے گلے لگا رہا۔ اور ایسے ہی کھڑا ہوا بولا۔

"مجھے تمہارے لیے بہت خوشی ہو رہی ہے دانی۔" یوسف نے دانین کے سر پر پیار کر کے کہا تو دانی نے اسے مسکرا کر دیکھا۔

"میں بھی بہت خوش ہوں صفی! میرے پاس عیسی' کی نشانی آرہی ہے۔اس سے زیادہ خوش قسمتی کی بات اور کیا ہو گی؟" دانین نے نم آنکھوں کے ساتھ کہا تو یوسف نے مسکرا کر دانین کے سر پر پیار کیا۔ جبکہ پیچھے کھڑی صدافہ بے چینی سے یوسف کے پیچھے ہٹنے کا انتظار کر رہی تھی جو الگ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ ابھی وہ نکاح والی بات کو بالکل بھول گئی تھی۔بس انتظار تھا تو دانین کا کہ کب وہ اسے گلے لگائے گی۔

"صفی بھیا اب ہٹ بھی جائیں! آپ تو چپک ہی گئے ہیں۔دیکھ نہیں رہے بیچاری انتظار کر رہی ہے؟" بولنے والی حمائل تھی۔حمائل کی بات پر جہاں صدافہ شرمندہ ہوئی وہی یوسف کی نظر پیچھے کھڑی سر جھکائی صدافہ پر پڑی۔اس کو شرمندگی ہوئی اور وہ الگ ہو گیا۔ لیکن حمائل کو گھورنا نہ بھولا تھا جس نے صدافہ کے سامنے ہی اس بیعزتی کر دی تھی۔دانین مڑ کر صدافہ کے پاس آئی اور اسے گلے لگا لیا۔دانین سے گلے لگ کر صدافہ کی آنکھیں پھر پانی سے بھر گئیں۔دانین نے زور سے اسے بھینچا اور سر پر پیار کر کے بولی۔

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو!" دانین کی آواز پر صدافہ مسکرادی۔اس کو دانین کا کہا ایک ایک لفظ سچا لگا۔ صحیح تو کہہ رہی تھی وہ اللہ نے کچھ لیا تھا تو عطا بھی تو کر دیا تھا۔ عیسی' کے غم نے اب بھی دونوں کے دلوں اپنی جڑیں مضبوط رکھی ہوئی تھیں لیکن آج نجانی سی خوشی بھی تھی۔

آج بھی دانین کمرے میں آکر بہت روئی تھی۔ یہ لمحے، یہ خوشیاں وہ عیسی' کے ساتھ منانے کی خواہشمند تھی۔ لیکن زندگی نے کیا موڑ لیا تھا؟ زندگی بھی کبھی بہت بڑے بڑے اور مشکل امتحان لیتی ہے نا۔ انسان کے دل کو چیر کر رکھ دیتی ہے۔ دل مردہ اور روح زخمی ہو جاتی ہے۔ ایسا انسان صرف خالی جسم لے کر پھرتا رہتا ہے۔ یہی حال دانین کا تھا۔ اس کو اب کچھ محسوس نہیں ہوتا تھا سوائے تکلیف کے۔ لیکن آج اسے خوشی بھی محسوس ہوئی تھی لیکن اس کی کمی نے جیسے اس خوشی کو بھی تکلیف دہ بنا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

حافظ عیسی' راءو،

ایک پاک وجود۔۔

ایک خوبصورت احساس۔۔

ایک مہکتے گلاب کی مانند۔۔۔

اندھیرے میں چمکتے جگنو کی طرح۔۔۔

جب ایسے شخص کو اس کی زندگی میں ڈال دیا گیا تھا۔جب وہ اسکی ذات کے سارے حسین پاءوں کو پہچان گئی تھی تب ہی زندگی نے آزمالیا۔جدائی کا حکم جاری کر کے گویا موت کی نوعید سنادی ہو۔دانین کی بند آنکھیں کھولیں اور کسی خیال کے تحت بیڈ کی سائڈ ٹیبل کے سامنے آئی جہاں عیسی'اور دانین کی تصویر تھی۔کشی دعوت کی تھی۔عیسی'نے سفید شلور قمیض پہنا ہوا تھا۔پر نور چہرہ اور نرم مسکراہٹ کے ساتھ وہ دانین کے دل میں تکلیف بڑھا گیا۔

"مبارک ہو حافظ صاحب!"لرزتے لہجے میں کہہ کر اس نے عیسی'کی تصویر پر ہاتھ پھیرا۔

www.novelsclubb.com

ایک آنسو گرا

پھر دوسرا

پھر تیسرا

اور پھر تیزی سے نکلتے آنسو فریم پر گرتے عیسی 'اور دانین کی تصویر کو بھیگونے لگے۔ دل کی تکلیف حد سے تجاوز کر گئی۔ اب ایسا معلوم ہوتا کہ گویا دل پھٹ جائے گا۔ اب وہ اور جی نہیں پائے گی۔ جیے گی بھی کیسے؟ حافظ صاحب کے بغیر تو یہ سید زادی ادھوری تھی۔۔۔ نامکمل سی۔۔۔ دانین نے تصویر کو زور سے سینے میں بھینچا اور دیوار کے ساتھ لگتی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔ آنسو جیسے شدت اختیار کر چکے تھے۔ بے آواز روتے اس نے آنکھیں موند لیں جبکہ آنسو اب بھی رواں تھے۔

"واپس آجائیں عیسی '! یہ سید زادی آپ کے بغیر مر جائے گی۔۔۔۔۔۔۔ موت کے انتظار کی گھڑیاں بہت طویل ہیں۔۔ بہت زیادہ !۔۔ میرے میں ہمت نہیں۔۔ بس واپس آجائیں۔۔ پلیز عیسی '!!!۔۔ پلیز۔۔" آواز میں کرب، بے بسی کیا کچھ نہیں تھا۔ دل چاہ رہا تھا ہر چیز تباہ کر دے لیکن نہ جسم جان تھی نہ طاقت۔ بے بسی ہی بے بسی تھی۔۔ اور کرب ہی کرب!

www.novelsclubb.com

"اماں میں چاہتی ہوں کہ کل ہی نکاح ہو جائے۔اور تاخیر بہتر نہیں !"کمرے میں دانین کی آواز نے خاموشی توڑی۔کمرے میں صرف تین نفوس بیٹھے تھے۔سانی، اماں اور دانین۔دانین کی بات پر دونوں کو اتفاق تھا۔

"ہاں میں بھی یہی چاہتی ہوں-سانی تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ؟"اماں کی آواز پر جہاں دانین چونکی وہیں سانی نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

"کا۔۔ک۔۔کیا مطلب اماں ؟اس میں میرا کیا ذکر ؟"سانی کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں محسوس ہوئیں۔اس نے دل سے دعا کی کہ جیسا وہ سوچ رہا ہے ویسا نہ ہو۔لیکن اماں کے الفاظ نے جیسے اس کو سکتے میں ڈال دیا تھا۔اس بات سے انجان کے دانین اس کے ایک ایک تاثر کو غور سے پڑھ رہی ہے وہ لب کچل رہا تھا۔آنکھوں میں کسی کو کھونے کا خوف تھا۔

"تم صدافہ سے نکاح کرو گے ؟"اماں کے الفاظ تھے یا زہر۔سانی کو گلے میں کانٹے چھبتے محسوس ہوئے۔اس نے بولنا چاہا مگر زبان ساتھ چھوڑ گئی۔دل کی بات وہ بہت چاہنے کے باوجود نہیں کر پا رہا تھا۔

"کیا ہوا؟ جواب تو دو!" اماں کی آواز پر سانی نے اپنے خشک ہونٹوں پر زباں پھیری۔ اس سے پہلے کہ وہ بولتا دانین بول پڑی۔

"اماں میں نے تو یوسف کا سوچا ہے۔" دانین کے لفظ تھے یا کیا۔ ایسے سکون لہر سانی نے محسوس کی تھی کہ بس۔ سانی کا جیسے سانس بہال ہو گیا تھا۔

"کیوں؟ سانی بڑا ہے۔"

"اماں مجھے محسوس ہوا ہے کہ صفی شاید صدافہ کو پسند کرنے لگا ہے۔ اور سانی عمر میں بھی زیادہ بڑا ہے۔" یہ بات کرتے ہوئے وہ بالکل نظرانداز کر گئی کہ یوسف بھی سانی سے کچھ ماہ ہی چھوٹا تھا۔ اماں نے پر سوچ نظروں سے دونوں کو دیکھا۔ ان کی ہی اولاد تھے اور زیادہ ہوشیار بننے کی کوشش کر رہے تھے۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ صفی کو بھیجو میرے کمرے میں۔ میں نے اس سے بات کرنی ہے۔" اماں کی بات سنتے ہی دونوں باہر نکل گئے۔ جبکہ اماں ابھی بھی گہری سوچ میں تھیں۔

www.novelsclubb.com

ٹھنڈ تو جیسے زور پر زور پکڑ رہی تھی۔ کل کے مقابلے میں آج مری میں کچھ زیادہ ہی ٹھنڈ تھی جو لوگوں کو کپکپانے پر مجبور کر دیتی۔ لیکن ٹیرس پر بیٹھا یہ وجود ہر چیز سے بیگانہ بلیک ٹراؤزر اور نیلی شرٹ پہنے۔ رف سے حلیے میں اپنے ٹیرس میں بیٹھا مری میں اترتی سرمئی شام کو دیکھ رہا تھا۔ پہاڑوں کے حسین مناظر کو ساکت نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ کسی سوچ میں ڈوبا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔ سرد ہوا اس کے بالوں سے کھیلتی بار بار اس کے منہ پر لے آتی۔ لیکن اس وجود میں جنبش نہ ہوئی۔ آنکھوں کا چشمہ آج بھی ٹیبل پر پڑا ہوا تھا جبکہ خود سمیر شاہ بہت سی الجھنوں میں پھنسا اندر سے خود کو کھوکھلا محسوس کر رہا تھا۔ بالکہ اندر سے ہی کیوں؟ وہ تو شکل سے بھی بہت بیمار معلوم ہو رہا تھا۔ چہرے کی شاداب کہیں کھو چکی تھی۔ آنکھیں ویران تھی جبکہ دل بے چین۔ وہ خود کو اس دنیا کا سب سے بے بس انسان تصور کر رہا تھا۔ یہاں ہر کسی کی اپنی کہانی چل رہی تھی۔ ہر کردار اپنی الجھنا میں مصروف تھا۔ اپنے دکھ سہہ رہا تھا۔ یہ جانے بنا کہ یہ سب کڑیاں ایک ہی جگہ جا ملے گیں۔ لیکن اس وقت کا انتظار کرنے تھا۔۔۔ اور نا جانے یہ وقت کتنا طویل ہونے والا تھا؟ کون جانے؟۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یوسف کو پیغام پہنچا کر دانین سانی کے کمرے میں آئی جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔اس نے اندر دیکھا جہاں سانی بیڈ سے ٹیک لگا کر نیچے زمین پر بیٹھا سامنے دیوار کو گھر رہا تھا۔دانین نے اسے تاسف سے دیکھا۔سانی اس کی موجودگی محسوس کر چکا تھا لیکن اپنی جگہ سے نا ہلا۔دانین چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی اس کے پاس آکر اس سے کچھ فاصلے پر زمیں پر ہی بیٹھ گئی۔

"تم مجھے شکریہ نہیں کہو گے ؟"دانین کی آواز پر وہ چونکا۔

"شکریہ ؟شکریہ کس بات کا؟"سانی نے نا سمجھی سے اسے دیکھا لیکن دانین سامنے دیوار کو دیکھ رہی تھی۔

"میں نے تمہیں اس نکاح سے بچا لیا۔"دانین نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔تو سانی بوکھلا گیا۔

"کیا مطلب ؟اس میں بچانے کی کیا بات ہے ؟۔ کہنا کیا چاہتی ہو؟"سانی کی بات پر دانین کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔اس نے چہرہ موڑ کر سانی کو دیکھا۔

"سیدہ حماءل رحمان سے محبت کرتے ہو نا؟"دانین کی بات پر سانی کا رنگ اڑا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ منظر ایک اندھیرے میں ڈوبے کمرے کا تھا جہاں ہر طرف سگریٹ بدبو پھیلی ہوئی تھی۔ کمرے میں پھیلی خاموشی وحشت زدہ تھی۔ جبکہ کھڑکیوں سے داخل ہوتی سرد ہوا نے پورے کمرے کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا تھا۔ خاموشی کو کرسی کی آواز نے توڑا جس کو وہ وجود دھیرے سے ہلا رہا تھا۔ چاند کی مدھم روشنی اس کے چہرے پر پڑتی اس کے نقش کو واضح کرنے میں ناکام ہو رہی تھی۔ ہاتھ میں سگریٹ دبائے وہ گہری سوچ میں تھا جب کسی کا سوچ کر اسکے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"افف!! معصوم عیسی'! کاش ادھر ہاتھ ہی نا ڈالتے تو آج زندہ ہوتے۔" تھوڑی دیر وہ رکا پھر دوبارہ بول اٹھا۔

"سب سے بڑی غلطی ہی یہی تھی تمہاری۔ جس کے معاملے میں تم ہاتھ ڈالا تھا وہ انسان نا تھا۔ وہ ایک حیوان ہے ۔۔۔۔ایک حیوان!!!"

www.novelsclubb.com

"کتنی عجیب کہانی ہے نہ؟ ولن کا تعارف ہی نہیں ہو۔ چچ۔۔ چچ۔ افسوس۔۔"

آخر میں وہ قہقہا لگا کر ہنس پڑا۔ دفتا کمرے میں بوٹ کی چاپ سنائی دی۔

"سر! اس نے اپنا ٹھکانا پھر بدل لیا ہے۔"

"ڈھونڈھ نکالو سالے کو!" نفرت سے کہتا وہ آنکھیں موند گیا۔

"شاہ والوں ایک اور جنازہ اٹھانے کے لیے تیار ہو جاءو!" خود سے دھیمی آواز میں کہہ کر اس نے قہقہہ لگایا۔اور ہنستا چلا گیا۔اتنا کہہ ہنستے ہنستے اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔اس کو یوں ہنستا دیکھ کر پاگل کا ہی گمان ہوتا تھا!

⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐⭐

جاری ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com